

الحلیث

اللہ کے نزدیک لوگوں میں
سب سے محبوب وہ ہے
جو اُن میں سے سب سے
زیادہ لوگوں کو نفع پہنچانے
والا ہو۔

المعجم الاوسط

القرآن

ایمان والے آپس میں
بھائی بھائی ہی ہیں، سوا اپنے
بھائیوں کے درمیان صلح کرادو
اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم پر رحم
کیا جائے۔

الحجرات: 10

4

بے جا غصہ اور اس کا علاج

6+7

جہنم سے دوری اور آزادی کے اسباب

10

100 سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک نام

13

تین کاموں میں احتیاط کیجئے

16+17

ہارن بجانے کی شرعی حیثیت

27

100 صحابیات رضی اللہ عنہن کے مبارک نام

30

اپریل فول... حقیقت کیا ہے؟ (کہانی)

انڈونیشیا کی مسجد

قیمت فی شمارہ 10 روپے یہ رسالہ آپ اپنے ہاگرتے بھی طلب کر سکتے ہیں۔

دین کے کام میں آگے بڑھئے یہ رسالہ اوروں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَأَصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ أَجْمَعِينَ۔

- دونوں جہانوں میں عزت چاہیے یا نہ؟..... ← پھر ہمیشہ کے لیے چاہیے یا عارضی؟.....
- قلعہ نما گھر بنگلہ محل چاہیے یا نہ؟..... ← دائمی چاہیے یا عارضی؟.....
- ہرے بھرے باغات چاہییں یا نہ؟..... ← مستقل چاہییں یا عارضی؟.....
- غلہ راشن چاہیے یا نہ؟..... ← ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یا عارضی؟.....
- بیڈ، بسترے، برتن چاہییں یا نہ؟..... ← مستقل طور پر چاہییں یا عارضی؟.....
- اڑنے والی لیسٹ ماڈل سواریاں چاہئیں یا نہ؟..... ← مستقل طور پر چاہییں یا عارضی؟.....
- خادم، غلام وغیرہ چاہئیں یا نہ؟..... ← مستقل طور پر چاہییں یا عارضی؟.....
- (آپ مرد ہیں تو) حوریں چاہییں یا نہ؟..... ← ہمیشہ کے لیے یا عارضی؟.....
- (آپ عورت ہیں تو) ملکہ بننا چاہتی ہیں یا نہ؟..... ← پھر ہمیشہ کے لیے یا عارضی؟.....
- رضاء الہی چاہیے یا نہ؟..... ← دائمی یا عارضی؟.....
- دیدار الہی چاہیے یا نہ؟..... ← مستقل (وقفہ وقفہ سے) یا عارضی؟.....

اگر آپ کے نزدیک ان سب سوالات کے جوابات چاہئے چاہییں اور ہمیشہ کے لیے چاہییں والے ہیں تو پھر..... آج ہی سے اپنا محاسبہ کرتے ہوئے نیک نیتی سے اچھے اعمال سنت کے مطابق کیجئے، بڑھائیے اور سیو (محفوظ) کیجئے۔ یعنی کفریہ کلمات، غیبت اور احسان جتلا کر یا کسی صاحب یا صاحبہ کو تنگ کر کے نیکیاں ضائع نہ ہونے دیجئے۔

فی اپنے گناہوں کو توبہ کے ذریعہ فوراً ڈلیٹ (ختم) کیجئے۔ جیسے کوئی گندہ میسج سمجھ دار نیک شخص اپنے فون میں محفوظ نہیں رکھتا تو پھر ہم اچھے سمجھ دار بنے بیٹھے ہیں کہ گناہوں کو اعمال نامہ میں سیو (محفوظ) کئے ہوئے ہیں۔ پچھلے گناہوں کو بذریعہ توبہ فوراً ڈلیٹ (ختم) کر دینا چاہئے آئندہ گندگی (گناہوں) سے بچئے۔ خدا نخواستہ گناہ ہو جائے تو فوراً اپنے نامہ اعمال سے ڈلیٹ (ختم) کیجئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائیں۔ آمین

اٰمِیْن تُمَّ اٰمِیْن یٰاَرَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ اَجْمَعِیْنَ۔

اس شمارے میں

- صفحہ نمبر
- فہم قرآن 2
- علم حدیث 77
- بے جا غصہ اور اُس کا علاج 4
- قیامت کے چند واقعات 68
- جہنم سے دوری اور آزادی کے اسباب 6+7
- اصلاحی مجالس 23
- سو سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک نام 10
- کشکول 11
- گناہوں کا چھوڑنا دلوں کی زندگی ہے 12
- تین کاموں میں احتیاط کیجئے 13
- لَيْسَ مِنَّا "وہ ہم میں سے نہیں" 2
- ہارن بجانے کی شرعی حیثیت 16+17
- تبصرہ و تعارف 18
- ارشادات اکابر 20
- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ 20+21
- قرآن ایک عظیم نعمت 22
- آپ کے مسائل اور ان کا حل 23

خواتین کا علم و عمل

- زبان کی نعمت اور اُس کا شکر 24
- اسلامی لباس 25
- دل کو آئینہ کی طرح صاف و شفاف کیجئے 26
- سوصحابیات رضی اللہ عنہن کے مبارک نام 27
- نکاح میری سنت ہے 28

بچوں کا علم و عمل

- شیطان سے حفاظت بھلا کیوں کر ممکن ہے؟ 29
- اپریل فول کی حقیقت کیا ہے؟ (ایک کہانی) 30
- دوستی کن کن لوگوں سے نہیں کرنی چاہئے؟ 31
- درس حدیث و دعا و چند اطلاعات 32

بیت

الان حضرت

محمد عیسیٰ علی قیصر صاحب

صوفی محمد سرور صاحب

مدیر

محمد عتیق الرحمن

مدیر و خادیم جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

حضرت مولانا

مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب • قاری محمد اسحاق صاحب

شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم، کراچی

مولانا عبدالرحمن صاحب • مولانا محمد نوید صاحب

مدرس جامعہ اشرفیہ، لاہور

جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

تعمید و ترویج

مولانا محمد طیب الیاس صاحب

مدیر جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

مسئول (سرکیشن شیئر)

بھائی عبدالرشید صاحب

کپڑنگ

مولانا زین العابدین صاحب

ڈیزائننگ

مولانا سعید قاسم صاحب

سالانہ قیمت جو پہلے پہنچانا ضروری ہے

قیمت فی شمارہ = 10/- روپے

زیر سالانہ مع ڈاک خرچ 150/- روپے

جو احباب منی آرڈر نہ کر سکیں وہ بذریعہ فون یا خط اپنا پتہ ارسال کر دیں آپ کو سالانہ 250/- روپے

سالانہ میں وی پی بی بھیج دیا جائے گا ان شاء اللہ

وی پی کی صورت کے علاوہ ڈاکیہ کو پیسے ہرگز نہ دیں

بیرون ممالک کیلئے زیر سالانہ مع ڈاک 25/- ڈالر (-/2000 روپے)

بفضل اللہ ہر انگریزی ماہ کی 26/27 تاریخ کو روانہ کیا جاتا ہے۔

انجمنی ہولڈر حضرات
یہاں اپنی مہر وغیرہ
لا سکتے ہیں

خط و کتابت: جامعہ عبداللہ بن عمر

23 - کلومیٹر فیروز پور روڈ سوگڑہ نزد کاہنہ نو، لاہور

042-35272270 • 042-35272280 • 0321-8898258

aibneumar@yahoo.com

www.ibin-e-umar.edu.pk

یہودی نہ مانے



فہم قرآن

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

مُصَدِّقٌ لِّمَا

كُتِبَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

وَلَمَّا جَاءَهُمْ

اور جس وقت آئی ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب جو تصدیق کرنے والی ہے ان کتابوں کی

يَسْتَفْتِحُونَ

وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ

مَعَهُمْ

جوان کے پاس ہیں اور تھے وہ اس سے پہلے فتح کے لیے توسل (وسیلہ) حاصل کرتے

مَّا عَرَفُوا

فَلَمَّا جَاءَهُمْ

كَفَرُوا

عَلَى الدِّينِ

ان لوگوں کے خلاف جو کافر ہیں پس جس وقت آئی ان کے پاس وہ ذات جس کو انہوں نے پہچان لیا

فَلَعَنَهُ اللّٰهُ عَلَى الْكُفْرَيْنِ ۝ ۸۹

كَفَرُوا بِهِ

قرآن کا ماننا ہی سب کا ماننا ہے:

پس اللہ کی لعنت ہو کافروں پر

اس کا انکار کر گئے

”اور جس وقت ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب آئی۔“ یعنی قرآن پاک، ”یہ قرآن پاک ان کتابوں کی جو ان کے پاس ہیں تصدیق کرنے والا ہے“ جب یہ کتاب ان (گزشتہ کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے تو جب اس کو نہ مانا تو ان کو بھی نہ مانا۔ ہاں! اگر قرآن ان کے خلاف ہوتا تو پھر تو کہہ سکتے تھے کہ ہماری کتابوں میں کچھ اور ہے، یہ کچھ اور کہتا ہے لہذا ہم نہیں مانتے۔

دو تفسیریں یَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الدِّينِ كَفَرُوا ”فتح کے لیے توسل حاصل کرتے تھے کافروں کے خلاف“ ① نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے کافروں کے سامنے بیان کرتے تھے کہ ایک پیغمبر نے آنا ہے اور ان کی یہ یہ خوبیاں ہوں گی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا لوگوں کے سامنے ذکر کرتے تھے، حقیقت کھول کر بیان کرتے تھے پس جس وقت ان کے پاس وہ ذات آئی جس کو وہ پہچان چکے تھے تو اس کا انکار کر دیا۔ ② نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے یہودی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعائیں مانگتے تھے، کہتے تھے ”اے پروردگار! نبی آخر الزمان کے وسیلہ سے ہمیں ہمارے دشمنوں پر فتح نصیب فرما“ اب ”وسیلہ“ تو اسی کا ہوگا جس کے ساتھ کچھ تعظیم کا تعلق ہوگا۔ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتے تھے، مگر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو اب ساری تعظیم کو بھول بھال کر مخالفت پر کمر کس لی)۔ ”پس اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے کافروں پر“۔



احسان جتلا نا کسی پر خیرات کرے یا کوئی اور احسان کرے، اس کے بعد اُس پر وہ خیرات یا احسان جتلا کر اس کو تکلیف پہنچائے مثلاً یوں کہے کہ دیکھو! میں نے تمہیں اتنی رقم دی تھی نا، وہ اس سے شرمندہ ہو جائے۔ یا یوں کہے دیکھو! میں نے تمہارا یہ کام کر دیا تھا نا، وہ اس سے شرمندہ ہو جائے، تو ایسا کرنا بہت بُرا ہے۔

احسان جتلا نا بُرا کیوں ہے؟ علماء نے اس کی مختلف وجہیں بیان فرمائی ہیں:

① **پہلی وجہ** علماء نے یہ بیان فرمائی ہے کہ ایسا کرنے میں ”تکبر“ پایا جاتا ہے کیوں کہ تکبر کے یہی معنی ہیں کہ ”اپنے آپ کو بڑا سمجھے اور دوسرے کو گھٹیا سمجھے“، تو احسان جتلا نے والے نے یہی کیا کہ دیکھو! میں کتنا بڑا ہوں کہ تم پر اتنی رقم خرچ کر دی یا تمہارا اتنا کام کر دیا۔

② **دوسری وجہ** علماء نے یہ بتلائی ہے کہ احسان جتلا نے والے میں ”عُجْب یعنی خود بینی“ پائی گئی کہ میں کتنا اچھا ہوں کہ دوسروں پر احسان کرتا ہوں، یا خیرات کرتا ہوں، یہ خود بینی بھی گناہ ہے کہ ”اپنی خوبیاں سوچتا رہے کہ میں ایسا ہوں اور میں ایسا ہوں یعنی بکری کی طرح میں میں کرتا رہے۔“

③ **تیسری وجہ** علماء نے یہ بیان فرمائی ہے کہ احسان جتلا نے اور خیرات جتلا نے والے میں بُخل (کنجوسی کا مرض) ہوتا ہے، وہ احسان جتلا کر یا خیرات جتلا کر گویا یہ کہہ رہا ہے کہ جی تو نہ چاہتا تھا کہ تمہیں کچھ دوں یا تمہارا یہ کام کروں لیکن کر ہی دیا یہ ”بُخل (کنجوسی)“ ہے جو گناہ ہے۔

④ **چوتھی وجہ** علماء نے یہ بیان فرمائی ہے کہ احسان جتلا نے والے اور خیرات جتلا نے والے میں ”ناشکری“ پائی جاتی ہے، وہ یہ نہیں سوچتا کہ اللہ تعالیٰ کے مجھ پر اتنے زیادہ احسانات ہیں کہ اگر میں ساری عمر سجدہ میں ہی پڑا رہوں تو میں اُن احسانوں کا بدلہ ادا نہیں کر سکتا خصوصاً اس وجہ سے کہ سائنس دانوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے بدن میں تیس کروڑ پُرزے بنائے ہیں اور وہ بھی ایسے ہیں کہ جنہیں انسان خود نہیں بنا سکتا، میں نے اگر دوسرے پر ایک چھوٹا سا احسان کر دیا تو کیا ہوا۔ جب احسان جتلا نے میں اتنی خرابیاں ہیں تو اس کو چھوڑ دینا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دیں۔ آمین

محمد سرور صدق دامت برکاتہم

وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاتَّبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بے جا غصہ اور اس کا علاج

مولانا عبدالرحمن بن حضرت صوفی صاحب مدظلہ

غصہ آجانا بُرا نہیں ہے بلکہ وہ ایک فطری عمل ہے، بُرا صرف اور صرف غصہ پرنا جائز عمل کرنا اور بے جا زیادتی کرنا ہے۔ غصہ میں انسان کی عقل صحیح کام نہیں کرتی اور انجام سوچنے کا ہوش نہیں رہتا اس لیے زبان سے نامناسب بات اور ہاتھ سے زیادتی یا ظلم ہو جاتا ہے، بسا اوقات اسی وجہ سے کتنے ہی خاندانوں کے چراغ ہمیشہ کے لیے بجھ جاتے ہیں۔

غصہ کا علاج ① حدیث شریف میں آتا ہے کہ غصہ شیطان کی جانب سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اور آگ کا علاج پانی ہے پس جب غصہ آئے تو وضو کر لیا کرے۔ (ابوداؤد) ② جس پر غصہ آئے اس کو اپنے سامنے سے ہٹا دے اور اگر وہ نہ ہٹے تو خود ہٹ جائے۔

③ زبان سے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کئی بار پڑھے۔ (الاعراف: 199) ④ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، بیٹھا ہو تو لیٹ جائے۔

⑤ جب غصہ غالب ہو تو یہ سوچے اگر ہم اس غصہ پر قابو پالیں گے اور معاف کر دیں گے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بھی ہمارے اوپر سے اپنا عذاب روک لیں گے۔

⑥ جب غصہ ہلکا ہو جائے یا جاتا رہے تب مناسب

سزا تجویز کرے (اپنے شیخ سے پوچھ کر) غصہ کی حالت میں سزا نہ دے اس طرح بار بار کرنے سے ناجائز غصہ کی اصلاح ہو جائے گی۔

غصہ کا روکنا نفس پر بوجھ تو معلوم ہوتا ہے مگر اس کا انجام ہمیشہ اچھا ہوتا ہے، دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں اور غصہ کرنے سے دوست بھی دشمن بن جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ انسان اس بد اخلاقی کی وجہ سے بے یار و مددگار ہو جاتا ہے۔

غصہ پر قابو نہ پانے کا ایک عبرت ناک واقعہ:

ایک صاحب جو بہت بدمزاج تھے اور غصہ کی وجہ سے پڑوسیوں کو تنگ کیا کرتے تھے جب ان کی بیوی کا انتقال ہوا تو جنازہ اٹھانے کے لیے مزدوروں کو اجرت پر لانا پڑا۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ پہلوان وہ نہیں جو کشتی میں گرا دے بلکہ بڑا پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔ (بخاری و مسلم) ایک مرتبہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ جا رہے تھے کہ کسی دشمن نے اُن کے سر پر راکھ کا ٹوکرا پھینکا۔ انہوں نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مریدوں نے کہا کہ حضرت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کا کیا موقع ہے؟ فرمایا جو سر سرکشی کی وجہ سے آگ برسنے کے قابل تھا اس پر راکھ برسی تو شکر کیوں نہ ادا کروں۔

بہر حال غصہ آنے پر، اس پر عمل کرنے اور سزا دینے میں جلدی نہ کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمادیں۔ آمین (حاشیہ جلالین، ص: 298)

قیامت کے چند واقعات

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی صاحب رحمہ اللہ

① قیامت کے دن پہاڑ جن کا وجود آج لوگوں کی نظروں میں نہایت مضبوط نظر آتا ہے روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔

② قیامت کے دن زمین کھلا ہوا چٹیل میدان دکھائی دے گی کہ نہ اس پر کوئی پہاڑ ہوگا، نہ درخت، نہ مکان، زمین برابر اور ہموار میدان ہوگی، نہ اس میں اونچائی ہوگی نہ نچائی، کسی چیز کا اس پر نام و نشان نہ ہوگا، زمین کے مُردے اور اس کے خزانے اندر سے نکل کر باہر آجائیں گے۔

③ قیامت کے دن سب لوگوں کو میدانِ حشر میں حساب و کتاب کے لیے جمع کیا جائے گا پہلوں کو بھی اور پچھلوں کو بھی۔ ④ قیامت کے دن تمام اولین و آخرین (اگلے پچھلے) حساب و کتاب کے لیے ربّ تعالیٰ کے حضور (سامنے) کھڑے کئے جائیں گے۔ ⑤ قیامت کے دن جو لوگ قیامت کا انکار کیا کرتے تھے ان کو ملامت کی جائے گی اور اُن سے کہا جائے گا تم آج بغیر مرتبہ اور وقار کے، بغیر خدمت گاروں کے، بغیر مال و متاع کے اور بغیر لباس کے ہمارے سامنے حاضر ہوئے ہو جیسا کہ ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا، اب تو تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور تم کو یقین آ گیا کہ ربّ تعالیٰ کس طرح دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے اور وہ مال و اولاد اور وہ باغات و مکانات جن پر تم فخر کیا کرتے تھے ان میں سے

کوئی چیز اس وقت تمہارے پاس نہیں۔ جس طرح پہلی مرتبہ تم ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے تھے اسی طرح پھر تم کو پیدا کیا گیا ہے، تم کو چاہیے تھا کہ پہلی ہی مرتبہ کی پیدائش دیکھ کر دوسری مرتبہ کی پیدائش کو مان لیتے مگر تم نے نہ مانا بلکہ تم قیامت کو جھوٹ سمجھتے تھے اور دنیا کی زندگی اور سامان کے نشہ میں مغرور تھے، اس لیے تم نے پیغمبروں کو جھٹلایا اور آخرت کے ماننے والوں پر الزام لگائے ان کو ذلیل و رسوا جانا اور بے یار و مددگار سمجھ کر ان کو ستایا، آج تمہارا سارا تکبر خاک میں مل گیا کہ اب تم خالی ہاتھ آئے ہو، اللہ کے سامنے ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے کھڑے ہوئے ہو، ختنہ کے وقت تمہارے بدن کی جو ذرا سی کھال کٹ گئی تھی وہ بھی واپس کر دی گئی، دیکھ لو! کہ اللہ تعالیٰ کس طرح دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے۔ ⑥ قیامت کے دن ہر شخص کا نامہ اعمال اس کے سامنے رکھ دیا جائے گا، مجرم اس دن خوف سے ڈرنے والے اور کاٹنے والے ہوں گے، ان کو جرائم کی سزا کا ڈر ہوگا، وہ جرائم جو نامہ اعمال میں درج ہوں گے اور مجرم کہتے ہوں گے: ہائے! ہماری کم بختی یہ (نامہ اعمال) کیسی کتاب ہے کہ نہ چھوٹی بات کو چھوڑتی ہے نہ بڑی بات کو، کراما کا تبین (اعمال لکھنے والے فرشتوں نے)، ایک ایک ذرہ لکھ دیا ہے کوئی چیز نہیں چھوڑی، یہ بات وہ اپنے نامہ اعمال کو پڑھ کر کہیں گے۔ ⑦ قیامت کے دن جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا تھا وہ سب اس نامہ اعمال میں لکھا ہوا موجود پائیں گے تاکہ اُن پر حُجّت (دلیل) قائم ہو (اور وہ اپنے گناہوں کا انکار نہ کر سکیں گے)۔

تفسیر ہیل و ترتیب: محمد طیب عفی عنہ

جہنم سے دُوری اور آزادی کے اسباب

مولانا مجیب الرحمن صاحب، ڈیرہ اسماعیل خان

احادیث میں بہت سے وہ اعمال ذکر ہوئے ہیں جن سے آدمی جہنم سے آزاد اور دور ہوتا ہے۔

صدقہ: حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ”صدقہ جہنم سے آڑ بن جاتا ہے ایسے آدمی کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے صدقہ کرے۔“ (مجمع الزوائد 3/286)

● حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے فرمایا ”صدقہ کیا کرو یہ تمہارے لیے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔“ (حوالہ بالا 3/277)

تنگ دست مقروض کو مہلت دینا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے فرمایا ”جس نے تنگ دست مقروض کو مہلت دی یا اس کا قرض اُتار دیا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی گرمی سے بچائے گا۔“ (حوالہ بالا 4/240)

بھوکے، پیاسے کو خوب کھانا پلانا:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے فرمایا ”جس نے اپنے بھائی کو پیٹ بھر کر کھلایا اور پانی سے خوب سیر کیا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے سات خندقوں کے برابر دور کریں گے، جن میں

ہر خندق کا دوسری خندق سے فاصلہ پانچ سو سال کے برابر ہوگا۔“ (ترغیب، حدیث: 1409)

دو ذہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنی مسافت دور رکھیں گے جتنی مسافت وہ کوّا جب سے اڑنے کے قابل ہوا ہے تب سے اڑے اور اُڑتا رہے یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مرجائے۔“ (مجمع الزوائد 3/420)

اعتکاف: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک دن کا اعتکاف کیا اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آسمان و زمین کے درمیان کی مسافت سے بڑی حائل کر دیں گے۔“

(ترغیب، حدیث: 1657)

مسجد نبوی میں چالیس نمازیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں اس طرح پڑھیں کہ ایک نماز بھی فوت نہ ہوئی اس کے لیے جہنم سے، عذاب سے اور نفاق سے برأت (آزادی) لکھ دی جاتی ہے۔“ (مجمع الزوائد 3/677)

اللہ تعالیٰ کے راستہ کا غبار:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس کے قدم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں گرد آلود ہوئے اللہ تعالیٰ تیز سوار کے ہزار سال کی مسافت جتنا اس کو جہنم سے دور کر دیں گے۔“

(البدور السافرة ص 188)

بچیوں کی پرورش: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جس آدمی کی کسی بچی کے ذریعہ آزمائش ہوئی اور اس نے ثابت قدمی اختیار کی وہ لڑکیاں اس کے لیے جہنم سے پردہ بنیں گی۔“ (ترغیب، حدیث: 3053)

سخاوت و ہمدردی: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”سخی اللہ کے قریب ہے، جنت کے قریب ہے، لوگوں کے قریب ہے اور جہنم سے دور ہے۔“ (ترمذی)

مسلمان کی با وضو عیادت کرنا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے وضو کر کے مسلمان بھائی کی عیادت کی ثواب کے ارادہ سے وہ جہنم سے ستر سال کی مسافت جتنا دور ہو جائے گا۔“ (ابوداؤد 2/85-86)

کئی اعمال: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی کے تین سوساٹھ جوڑ بنائے ہیں، جو آدمی اللہ اکبر، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، سُبْحَانَ اللَّهِ، اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ پڑھے اور مسلمانوں کے راستہ سے پتھر وغیرہ ہٹالے اور نیکی کا حکم کر لے، برائی سے روکے اور یہ اعمال تین سوساٹھ عدد تک کر لے تو ایسا آدمی اس حال میں شام کرے گا کہ اپنی جان کو دوزخ سے دور کر چکا ہوگا۔“ (مسلم 1/325)

اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم سے بچائے اور جنت والے اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایک خاص دُعا

اللَّهُمَّ اجِرْنِي مِنَ النَّارِ

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو شخص نمازِ مغرب سے فارغ ہو کر کسی سے بات کرنے سے پہلے یہ دُعا سات مرتبہ پڑھ لے اور پھر اُسی رات اس کی موت آجائے تو وہ دوزخ سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گیا اور اگر یہ دُعا نمازِ فجر کے بعد سات مرتبہ کسی سے بات کرنے سے پہلے پڑھ لے اور اُسی دن مر جائے تو دوزخ سے محفوظ رہے گا۔

صحیح ابن حبان: 367/5

اصلاحی مجالس

اخذ و ترتیب: مولانا زین العابدین صاحب

ملفوظ (از حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ)

فرمایا کہ ایک بزرگ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوئے اور بیعت کی درخواست کی، بزرگ نے پوچھا کہ تیرے پاس کچھ مال بھی ہے؟ فرمایا: ہاں! سو روپے ہیں، ان بزرگ نے فرمایا انہیں (یعنی روپوں کو) نکالو، انہوں نے عرض کیا حضرت! خیرات کر دوں گا۔ فرمایا کہ نفس کو حرج حاصل ہوگا کہ ہم نے اتنے روپے خرچ کیے ان کو سمندر میں پھینک دو، اس نے منظور کیا، پھر فرمایا ایک ایک روپیہ کر کے پھینکنا ذرا نفس پر آ رہ تو چلے، ایک دم پھینکنے سے تو بس ایک بار ہی مجاہدہ ہوگا۔

تشریح (از حضرت والا مدظلہ: اس ملفوظ میں مجاہدہ کا ذکر ہے ایک ایک (روپیہ) کر کے (پھینکوانے سے) مقصد مجاہدہ کروانا تھا کہ ایک ایک پھینکیں گے تو ہر روپے کے پھینکنے کے وقت دل پر آ رہ چلے گا تو سودفعہ پھینکنے سے سودفعہ آ رہ چلے گا تو سو آ رہ چلا کر آؤ پھر بیعت کریں گے۔

مر شیخ کا طرز اصلاح جدا جدا ہوتا ہے: (ان بزرگوں نے) مال کی محبت کو دل سے نکالنے کا (مذکورہ بالا) طریقہ اختیار فرمایا کہ یوں مال کی محبت نکلے کہ جب

سو آ رہے چل جائیں۔ مشائخ و پیر حضرات کا اپنا اپنا طرز ہوتا ہے جس کے مطابق وہ بیعت کرتے ہیں۔ سب مشائخ کا ایک ہی طرز (طریقہ) نہیں ہوتا، کوئی پہلے مجاہدہ کراتا ہے پھر بیعت کرتا ہے، کوئی بیعت کے بعد مجاہدہ کراتا ہے، کوئی (پیر) آہستہ آہستہ (مجاہدہ) کراتا ہے اور کوئی ایک دم مجاہدہ کراتا ہے۔ جو اس شیخ سے فائدہ حاصل کرنا چاہے تو وہ اس طرز (طریقہ) پر فائدہ حاصل کرتا ہے کیوں کہ فیض حاصل کرنے میں مناسبت ضروری ہے پیر اور مرید کے درمیان مناسبت ہوگی تو فائدہ ہوگا اگر مناسبت نہیں ہوگی تو فائدہ بھی نہیں ہوگا (اس لیے) پہلے مناسبت پیدا کرنی چاہیے۔

شیخ سے مناسبت کے تین طریقے:

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ تین کام ہوں گے تو پھر شیخ سے مناسبت پیدا ہوگی:

❶ **تَتَّبِعْ**: تتبع کا مطلب یہ ہے کہ (پہلے) تلاش کرے کہ اس شیخ صاحب کے اصلاح و تربیت کرنے میں کیا کیا باتیں ہیں یعنی اُن کا طرز کیا ہے؟ خط و کتابت سے یا پاس آنے سے فائدہ پہنچاتے ہیں یا کوئی توجہ ڈالتے ہیں۔

❷ **اِسْتِحْضَار**: طرز معلوم کرنے کے

بعد پھر اس کو (دماغ میں) حاضر اور یاد رکھے، معلوم کرنے کے بعد اگر اس کو بھلا دیا تو کیا فائدہ؟

(کوئی فائدہ نہیں)۔ ❸ **اِقْبَاعُ**: پھر یاد رکھنے

کے بعد اس کے مطابق عمل بھی کرے۔

یہ تین کام کرے گا تو (اگر) مناسبت نہ ہوگی تو پیدا ہو جائے گی، اگر (مناسبت) تھوڑی ہوگی تو زیادہ ہو جائے گی۔ جب مناسبت پیدا ہو جائے گی تو پھر فائدہ بھی ہونا شروع ہو جائے گا۔ اس لیے بیعت سے پہلے مناسبت ضروری ہے۔ بعضوں کو (شیخ کے پاس) آنے جانے سے ہی مناسبت حاصل ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہر ایک کے ذمہ ضروری ہے:
بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عبادت کا کچھ عمل ذکر کیا کہ میں شروع کرنا چاہتا ہوں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا یہ زیادہ ہے اتنا (عمل) شروع کرو جس پر دوام (ہیشگی) کر سکو۔ اس صحابی نے عرض کیا کہ آپ تو بخشے بخشائے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے..... لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ (الف: 2)

”تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی پچھلی سب خطائیں معاف فرمادے“۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگر تھوڑا عمل بھی کر لیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تو کافی ہے میرے لیے کیسے کافی ہو جائے گا مجھ کو تو زیادہ کرنا چاہیے، فرمایا کہ نہیں! نہیں! اَنَا تَقُكُمْ وَأَعْلَمُكُمْ ”میں تم میں زیادہ علم و تقویٰ والا ہوں، میں شکر گزار بندہ ہوں اللہ نے میرے گناہ معاف کئے ہیں، کیا میں ان کا شکر ادا نہ کروں میرے

ذمہ بھی ”شکر“ ہے یعنی یہ اس لیے نہیں کہ بس میں بخشا بخشایا ہوں تو نیکی نہ کروں بلکہ میں شکر کی وجہ سے عبادت کرتا ہوں۔ (بخاری، کتاب الایمان، حدیث: 19)

اللہ تعالیٰ کا شکر جتنا بھی ہو کم ہے:
اُس ذات (یعنی اللہ تعالیٰ) کا تو جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔ اُن کے انعامات ہم پر اتنے زیادہ ہیں کہ اگر ہم ساری عمر سجدہ میں پڑے رہیں تو ہم ان انعامات کا حق ادا نہیں کر سکتے جو وہ ہم پر کر چکے ہیں۔

سائنس دانوں کی تحقیق ہے کہ ہر انسان کے بدن میں 30 کروڑ پُرزے ہوتے ہیں، چھوٹے چھوٹے پُرزے سارے بدن میں پھیلے ہوئے ہیں، خود ہم ان میں سے ایک پُرزہ بھی نہیں بنا سکتے۔ اللہ تعالیٰ کا کتنا انعام ہے کہ ہر غریب سے غریب اور چھوٹے سے چھوٹا آدمی بھی 30 کروڑ کارخانوں کا مالک ہے اور کارخانے بھی ایسے جو پوری دنیا میں نہیں بن سکتے۔ (اللہ تعالیٰ) جو احسان ہم پر کر چکے ہیں ان کا ہم حق ادا نہیں کر سکتے، چہ جائیکہ یہ کہیں کہ یا اللہ! ہم نے اتنی نمازیں پڑھیں، اتنے روزے رکھے، ہمیں بدلہ دے دیجئے، تو اللہ تعالیٰ فرما سکتے ہیں کہ ہم نے جو نعمتیں پہلے دی ہیں کیا ان کا حق پورا کر دیا ہے؟ (بتائیے!) پھر (ہم) کیا جواب دیں گے، ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم کو شکر کی توفیق دیں۔ (آمین)

سورۃ اللہ صحابہ کرام کے مبارک نام

(ازمدیریہ نامہ علم و عمل، لاہور)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ
النَّبِیِّیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

کسی صحابی کے مبارک نام پر نام رکھنا ہو
تو معنی نہ دیکھئے۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ ”تم قیامت کے دن
اپنے ناموں اور اپنے باپ کے ناموں سے پکارے
جاؤ گے پس تم اپنے نام اچھے رکھو۔“

(ابوداؤد، مسند احمد)

- ① اَثَال ② اَحْزَاب ③ اَرَبْد ④ اَرَقْم
- ⑤ اُسَامَہ ⑥ اَسْلَم ⑦ اَشْرَف
- ⑧ اَشْعَث ⑨ اَعْرَس ⑩ اَفْلَح ⑪ اَقْمَر
- ⑫ اَنَس ⑬ اَنِیس ⑭ اَنِیف
- ⑮ اَوْس ⑯ اَوْفٰی ⑰ اَیْمَن
- ⑱ اَیُّوب ⑲ بَدْر ⑳ بَسْر ㉑ بَشْر
- ㉒ بَشِیر ㉓ بَکْر ㉔ بِلَال
- ㉕ بَہْلُول ㉖ ثَابِت ㉗ ثَعْلَبہ ㉘ ثَمَامہ
- ㉙ ثَوْبَان ㉚ ثَوْر ㉛ جَابِر
- ㉜ جَبَل ㉝ جِدَار ㉞ جَدّ ㉟ حَاتَم
- ㊱ حَاجِب ㊲ حَارِث ㊳ حَارِثہ
- ㊴ حَازِم ㊵ حَاطِب ㊶ حَبَّان
- ㊷ حَزْم ㊸ حَسَّان ㊹ حَفْص
- ㊺ حَکَم ㊻ حَمَّاد ㊼ حَمَّاس
- ㊽ حَمْزہ ㊾ حَنْبِل ㊿ حَنْظَل

- ① حَنْظَلہ ② حَنِیف ③ حَنِیفہ
- ④ حَوْشَب ⑤ حَيَّان ⑥ حَى
- ⑦ خَالِد ⑧ خَبَّاب ⑨ خَطَّاب
- ⑩ خَلِید ⑪ خَیْر ⑫ دَاوُد
- ⑬ دَرہم ⑭ ذُکْوَان ⑮ رَافِع
- ⑯ رَفَاعہ ⑰ رَکَب ⑱ زَبَان
- ⑲ زُفَر ⑳ زَکَرِیَّا ㉑ زُہِیر
- ㉒ زَیَاد ㉓ سَالِم ㉔ سَعْد ㉕ سَفِیَان
- ㉖ سَکَن ㉗ سَلَام ㉘ سَلْمَان
- ㉙ شَمَّاس ㉚ شَمْعُون ㉛ شِهَاب
- ㉜ شَہْر ㉝ صَالِح ㉞ طُفِیل
- ㉟ طَلْحَہ ㊱ طَیْب ㊲ ظَہِیر
- ㊳ عَامِر ㊴ عَبَّاد ㊵ عَبَّاس
- ㊶ عَتِیق ㊷ غَالِب ㊸ غَسَّان
- ㊹ مَحْمَد ㊺ مَسْعُود ㊻ مَسْلَم
- ㊼ مَظْہَر ㊽ مَعَاوِی ㊾ مَعَاوِیہ
- ㊿ مَقْدَاد ① مَقْدَام
- ② مَکْحُول ③ مُنِیب ④ نَافِع
- ⑤ نُعْمَان ⑥ نَعِیْمَان ⑦ نُوَاس
- ⑧ نُوْفَل ⑨ بَلال ⑩ وَاقد
- ⑪ وَاثِل ⑫ وَرْدَان ⑬ بَصْرہ
- ⑭ جَعْفَر ⑮ جَمِیل ⑯ جُنْدَب
- ⑰ جُنَید ⑱ جُون ⑲ حَابِس۔
- رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین (اُسْدُ الْغَابَةِ)
- اٰمِیْنُ تُمْ اٰمِیْنُ وَصَلٰی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ
- مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

کشکول

قارئین کرام کے مراسلوں سے مزین

کہیں آفا ناراض نہ ہو جائیں!

مرسلہ: محمد مبین احمد صاحب، لاہور

ہمارے دل میں ہر وقت رب تعالیٰ کا خوف ہونا چاہیے کہ کہیں ہم سے کوئی غلطی نہ ہو جائے، کوئی گناہ نہ ہو جائے، کوئی نافرمانی نہ ہو جائے اور کہیں اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض نہ ہو جائیں، جب ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا تو ہم کبھی بھی گناہ نہیں کریں گے، جب بھی ہم کوئی کام کریں گے تو ہم کو اللہ تعالیٰ کا ڈر محسوس ہوگا جیسا کہ کوئی مزدور کام کر رہا ہو اور اس کا آقا اس کو دیکھ رہا ہو تو وہ مزدور اپنا کام بڑے اہتمام سے کرتا ہے کہ کہیں میرے آقا مجھ سے ناراض نہ ہو جائیں۔

کبھی نہ مار..... مرسلہ: ابن عبد اللہ، لاہور

- ماں باپ کا دل۔ ●..... کسی کا مال۔
- اپنی بیوی کو۔ ●..... کسی کمزور کو۔
- دوسرے کے بچے کو۔ ●..... کسی کے حق کو۔

دور دھے گا.....:

- ◆ بد مزاج..... محبت سے۔ ◆ بد معاملہ..... عزت سے۔
- ◆ بے ادب..... خوش نصیبی سے۔ ◆ لالچی..... اطمینان سے۔
- ◆ آرام طلب..... ترقی سے۔

کامیاب تو تیسری قسم والے ہیں!

مرسلہ: مولانا محمد زکریا امین صاحب، لاہور

توحید کی تین قسمیں ہیں: ① صرف زبان سے کہے اور دل میں انکار ہو جیسے منافق لوگ کرتے

ہیں، اسے ”نفاق اعتقادی“ کہتے ہیں۔

② دل میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا عقیدہ ہو مگر عمل اس کے مطابق نہ ہو یہ ”نفاق عملی“ ہے۔

③ زبان سے توحید کا اقرار کرے، دل میں اعتقاد بھی ہو، اس کے مطابق عمل بھی ہو، اللہ پر توکل (بھروسہ) ہو اور غیر اللہ سے نظر ہٹ جائے، صحیح توحید یہی ہے۔ جہاں تک نجات کا تعلق ہے سو پہلی قسم (نفاق اعتقادی) کو تو بالکل نجات نہیں ہوگی۔ دوسری قسم ”نفاق عملی“ ہے یہ اپنی بد اعمالیوں کی سزا پانے کے بعد، جہنم میں غوطے کھانے کے بعد بالآخر نجات پائیں گے اور پورے کامیاب تیسری قسم کے لوگ ہیں۔ (ماخوذ از جواہر الرشید 114/6)

زندگی کیا ہے؟

مرسلہ: محمد فرقان منیر، قصور

بعض کہتے ہیں زندگی مرنے اور جینے کے تصور سے بالاتر حقیقت ہے یعنی عیش و مستی کا سامان ہے۔ بعض کہتے ہیں زندگی دُنیا میں محض زندہ رہنے یا سانس گننے کا نام نہیں کیوں کہ بہت سے لوگ دنیا میں ایسے ہیں جو زندہ ہونے کے باوجود مردہ ہیں یعنی زندگی اپنے اندر مقصد رکھتی ہے۔

بعض کہتے ہیں زندگی ایک وسیع تر سمندر کی حیثیت رکھتی ہے اور انسان اس سمندر میں ایک بلبلے کی مانند ہے۔ زندگی کی یہ سب تعبیریں اپنی جگہ مگر سب سے بہتر وہ زندگی ہے جس میں رب تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ اور جب اس (دُنیا کی) زندگی کا دیا بجھے تو خوشیاں استقبال کو موجود ہوں۔

گناہوں کا چھوڑنا دلوں کی زندگی ہے

مولانا محمد طیب الیاس صاحب، لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اللہ پاک کا ارشاد ہے.....
وَذُرُوا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهُ (النعام: 121)
”اور چھوڑ دو ظاہری گناہ اور باطنی گناہ، بے شک جو لوگ گناہ کرتے ہیں عنقریب انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا“۔ ارشاد خداوندی ہے:
وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَّا يَكْسِبُهُ عَلٰی نَفْسِهٖ
”اور جو شخص کوئی گناہ کرے تو یہ (گناہ کرنا یعنی

اس کا وبال) اسی پر پڑے گا“۔ (النساء: 111)

ابو عبد اللہ انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”تمام اعمال میں افضل عمل پوشیدہ گناہ کو چھوڑنا ہے، کسی نے آپ سے پوچھا یہ افضل عمل کیسے ہے؟ آپ نے فرمایا اگر وہ پوشیدہ گناہوں کو چھوڑے گا تو ظاہری گناہوں کو بدرجہ اولیٰ چھوڑے گا“۔

(اخلاق سلف ص 27)

حضرت ثابت بن قرۃ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ”جسم کی راحت کھانے کی کمی میں ہے اور روح کی راحت گناہوں کی کمی میں ہے اور زبان کی راحت کلام کی کمی میں ہے، دل کے لیے گناہ زہر کے قائم مقام ہوتے ہیں یہ اگر اسے ہلاک نہیں کرتے تو بہر حال کمزور تو ضرور کر دیتے ہیں“۔

(زاد المعاد 3/433)

مشہور محدث و مجاہد حضرت عبد اللہ بن

مبارک رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔

رَأَيْتُ الذُّنُوبَ تُمِيتُ الْقُلُوبَ
وَقَدْ يُوَرِّثُ الذُّلَّ اَوْمَانُهَا
وَتَرَكُ الذُّنُوبَ حَيَاةُ الْقُلُوبِ
وَخَيْرٌ لِّنَفْسِكَ عَصِيَانُهَا
”میں نے گناہوں کو دیکھا کہ وہ دلوں کو ہلاک کر دیتے ہیں اور تحقیق ان پر دوام و تسلسل (ہمیشگی و اصرار) ذلت میں مبتلا کر دیتا ہے اور گناہوں کا چھوڑنا دلوں کی زندگی ہے اور تیرے نفس کی بھلائی اور فائدہ اسی میں ہے کہ گناہوں کی نافرمانی کرے یعنی انہیں چھوڑ دے“۔ (زاد المعاد 3/433)

حضرت عوام بن حوشب رحمہ اللہ فرماتے تھے گناہ کرنے کے بعد چار کام گناہ سے بھی بدتر ہیں:

1. الْأَسْتِصْفَارُ: گناہ کو کم خیال کرنا۔
2. الْأِغْتِرَارُ: عذاب نہ آنے پر دھوکہ میں آنا۔
3. الْأَسْتِبْشَارُ: گناہ پر خوشی کا اظہار کرنا۔
4. الْأَصْرَارُ: گناہ پر اصرار کرنا (یعنی وہ گناہ

بار بار کرنا)۔ (استعظام الصغائر ص 9)

گناہوں کا علاج یہی ہے کہ خلوص دل اور اظہارِ ندامت کے ساتھ اپنے خالق و مالک سے گناہوں کی معافی مانگے اور ساتھ میں آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ بھی رکھتا ہو، یہی ”توبہ“ کا مفہوم ہے۔ توبہ کرنے سے سو سال کے گناہ بندہ ایک لمحہ میں معاف کرا سکتا ہے البتہ جو کسی کے حقوق ضائع کیے ہیں وہ ادا کیے بغیر یا اس صاحبِ حقوق کے معاف کیے بغیر معاف نہ ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تمام گناہوں سے بچنے کی اور نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۲۴

تین کاموں میں احتیاط کیجئے

مرسلہ: مولانا محمد سید آفتاب شاہ صاحب، لاہور

آج کل کے دور میں ہمیں تین کاموں میں احتیاط کرنی چاہیے: **1** موبائل کا استعمال موجودہ دور میں جہاں تک موبائل کا ضروریات میں داخل ہونا ہے اس سے انکار نہیں مگر اس کو اپنے اوپر اس طرح مسلط کر لینا کہ ہر وقت موبائل میں ہی مصروف رہے کسی بھی طرح درست نہیں۔ اگر معاشرہ کی طرف دیکھا جائے تو آپ کو نظر آئے گا کہ کسی کو Sms کا بخار ہے تو کسی کو نائٹ پیج کا ہیضہ ہے اور کوئی اپنے موبائل کے کمزور تر ذرائع استعمال کر کے دوست و احباب پر ”مس کال“ کی بمباری میں مصروف ہے۔ قیامت تو یہ ہے کہ اب مساجد، درس گاہیں بھی اس سے محفوظ نہیں رہے، اسی موبائل کی رنگین دُنیا میں گم ہو کر اولاد بھی ماں باپ کے احترام سے خالی ہوتی جا رہی ہے۔

بہر حال موبائل ایک ضرورت کی چیز ہے اور اس کو صرف ضرورت کی حد تک ہی محدود رکھنا چاہیے۔

2 انٹرنیٹ کا استعمال انٹرنیٹ کا نقصان بالکل موبائل جیسا ہے بلکہ اس سے دو قدم آگے ہے۔ انٹرنیٹ پر لڑکے اور لڑکیوں کا جنس بدل کر چیٹنگ کرنا، وائس میسج کا استعمال، اور ایک دوسرے کو دھوکہ دے کر رقم بٹورنا بہت بڑا اخلاقی جرم ہے۔ بہر حال موبائل اور انٹرنیٹ پر بے حیائی اور

بے دینی کی باتیں ملاحظہ کرنے کے ساتھ بڑا اجتماعی نقصان یہ بھی ہے کہ ہماری نوجوان نسل صحت مند تفریح و ورزش وغیرہ سے بے نیاز ہوتی جا رہی ہے، اکثر نوجوان اسی بے حیائی کی لت کا شکار ہو کر شادی سے خوف زدہ نظر آتے ہیں کیوں کہ ان کی صحت ہی اس کی اجازت نہیں دیتی، ہمیں چاہیے کہ موبائل، انٹرنیٹ اور میڈیا کی جنگ کو سمجھیں اور اسلامی تعلیمات کے علاوہ کسی اور چیز کو اپنے اوپر سوار اور مسلط نہ کریں۔

3 بازاری کھانے کھانا آج کل ہمارے معاشرہ میں بازاری کھانے کا رواج بھی بہت بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کے نقصانات ملاحظہ ہوں: **1** اکثر کھانا پکانے والے بے نمازی ہوتے ہیں۔ **2** پاکی ناپاکی کے اصولوں سے ناواقف ہوتے ہیں۔ **3** کھانے کے اجزائے ترکیبی سے آپ لاعلم ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! صرف زبان کا چسکا درکار نہیں بلکہ جو چیز بھی کھائے اس کے اجزائے ترکیبی کا معلوم ہونا بھی ضروری ہے کہ آیا حلال ہے یا حرام؟ **4** اکثر بازاری کھانوں سے بیماریاں جنم لیتی ہیں جیسے برقان، السر وغیرہ۔

ایک تحقیق کے مطابق سب سے زیادہ ”کالے برقان“ کے مریض لاہور اور کراچی میں ہیں اور اس کی سب سے بڑی وجہ بازاری غیر معیاری کھانے ہیں۔ **5** ہماری بے دینی میں بازاری کھانوں کا بھی بڑا ہاتھ ہے، کہ ایک وقت تھا کہ سب گھر کا کھانا پسند کرتے تھے۔

بقیہ ص 22

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لَيْسَ مِنَّا ②

”وہ ہم میں سے نہیں“

موسسہ جناب محمد اسلم معاویہ صاحب، ڈیرہ اسماعیل خان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جاہلیت کی آواز بلند کرنے والا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو (میت پر) رخسار پیٹے، سینہ چاک کرے اور جاہلیت کی آوازیں بلند کرے۔“

(کنز العمال 259/15 بحوالہ ترمذی، مسند احمد)

قوتِ مردانگی کو ختم کرنے والا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ ”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو خصی ہوا“ یعنی نکاح کی سنت کو چھوڑ کر اپنی قوتِ مردانگی کو ختم کر دیا۔ (کنز العمال 116/16 بحوالہ طبرانی)

پڑوسی کو دھوکہ دینے والا:

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ”جس آدمی نے کسی مسلمان کو اس کے گھر والوں کے بارے میں دھوکہ دیا یا اپنے پڑوسی کو دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔“

(کنز العمال 219/2 بحوالہ ابی نعیم)

اسلحہ سیکھ کر بھلا دینے والا:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول

ہے ”جس کو تیر اندازی سکھائی گئی پھر اس نے اس کو چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔“

(کنز العمال 150/4 بحوالہ مسلم)

چوری کرنے والا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ”جس نے نقب زنی (چوری) کی وہ ہم میں سے نہیں۔“ (کنز العمال 168/4 بحوالہ ترمذی)

میدانِ جنگ سے فرار ہونے والا:

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ”جو شخص (میدانِ جنگ سے) بھاگا وہ ہم میں سے نہیں۔“ (کنز العمال 168/4 بحوالہ طبرانی)

فطری عادتوں کی خلاف ورزی کرنے والا:

قبیلہ بنی غفار کے ایک آدمی سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے زیرِ ناف بالوں کو نہیں کاٹا، اپنے ناخنوں کو نہیں تراشا اور اپنی مونچھوں کو مختصر نہیں کیا وہ ہم میں سے نہیں۔“ (کنز العمال 276/6 بحوالہ مسند احمد)

وتر کا ضائع کرنے والا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ”جو آدمی وتر نہیں پڑھتا وہ ہم سے نہیں۔“ یعنی ایسے شخص کا ایمان کامل نہیں۔

(کنز العمال 168/7 بحوالہ مسند احمد)

جُدائی ڈالنے والا:

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے منقول

ہے ”جس شخص نے جدائی ڈالی (دو خاندانوں یا میاں بیوی وغیرہ میں) وہ ہم میں سے نہیں۔“
(کنز العمال 32/9 بحوالہ طبرانی)

مسلمان پر ہتھیار اٹھانے والا:

● ایک روایت میں ہے ”جس نے ہم پر ہتھیار بلند کیا وہ ہم میں سے نہیں۔“
(کنز العمال 13/15 بحوالہ ابن النجار)

● حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے ”جس شخص نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔“ (کنز العمال 9/15 بحوالہ مسند احمد، بخاری)

● حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ”جس شخص نے ہمارے اوپر تلوار سونپی (اٹھائی) وہ ہم میں سے نہیں۔“
(کنز العمال 9/15 بحوالہ مسند احمد)

● حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے ”جس شخص نے ہمیں دھوکہ دیا یا جس شخص نے ہم (مسلمانوں) پر تیر چلایا وہ ہم میں سے نہیں۔“ (کنز العمال 27/4 بحوالہ طبرانی)

امانت کی قسم کھانے والا:

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ”جس شخص نے امانت (یعنی غیر اللہ) کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں اور جس شخص نے کسی کی بیوی یا غلام کو اس کے خلاف ابھارا وہ ہم میں سے نہیں۔“
(کنز العمال 294/16 بحوالہ بخاری و مسلم)

قدرت کے باوجود نکاح نہ کرنے والا:

حضرت ابو نوح رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ”جو شخص اتنا مال دار ہو کہ نکاح کر سکتا ہو لیکن اس نے نکاح نہ کیا وہ ہم میں سے نہیں۔“
(کنز العمال ج 16 بحوالہ شعب الایمان)

ریشم پہننے والا:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے ”جس نے ریشم پہنا اور چاندی کے برتن سے پیادہ ہم میں سے نہیں۔“
(البشیر والنذیر 320/3 بحوالہ طبرانی)

سنت سے اعراض کرنے والا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ”جو میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں (یعنی مجھ سے قریب نہیں، میرے طریقہ پر نہیں)۔“
(البشیر والنذیر 192/3 بحوالہ بخاری و مسلم)

دل کی اصلاح

دل جسم کا بادشاہ ہے، جب بادشاہ صحیح ہوگا تو اعضاء جو اس کی رعایا اور عوام ہیں وہ بھی صحیح ہوں گے۔ لہذا دل کی اصلاح اور نگرانی اہم کاموں میں سے ہے۔ (عمدة القاری 2/306)

پار کر رہا ہے تو اطلاع کے لیے ہارن بجا دینا مناسب ہے۔ ④... کوئی ڈرائیور صاحب راستہ نہیں دے رہے تو ہلکا سا ہارن بقدر ضرورت ہی بجائیے۔ ایسے موقع پر ہارن پر ہاتھ رکھ لینا یا آگے گزر کر ڈرائیور کو گھورنا یا کچھ بولنا مناسب نہیں، البتہ آگے والے کے لیے شرعی حکم یہی ہے کہ فوری راستہ دے یا ایک طرف ہو کر چلے۔ ⑤... کسی کو بلانا یا کچھ بتانا ہے تو حسب ضرورت ہارن بجائیے۔ بلا ضرورت ہارن بجائیں گے تو یہ بات یاد رکھئے! کہ حدیث کی رو سے آپ کی سواری سے رحمت کے فرشتے نکل جاتے ہیں۔ اور لوگوں کو بلا وجہ تنگ کرنے کا گناہ بھی ہوتا ہے۔ ⑥... گنجان آبادیوں، گلیوں، محلوں میں اور مساجد، ہسپتالوں کے نزدیک بہت مجبوری ہو تو ہارن بجائیے ورنہ اس سے بچئے۔ ⑦... آپ واقعی کسی ایمر جنسی میں ہیں تو وقفہ وقفہ سے ہلکا ہلکا ہارن بجائیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے کام کرنے سے بچائیں جس سے دوسروں کو تکلیف ہو۔

آمِنٌ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَتْبَاعِهِ اَجْمَعِیْنَ۔

اپنی نفسانی خواہشات کا جائزہ لیجئے...

مرد و عورت سب کے لئے امتحانی پرچہ

سامنے دیئے گئے جوابات پر درست نشان لگائیے۔

افندہ تریب
مدیر اہ نام علم و عمل
لاہور

تمام سوالات کے
جواب لازمی ہیں۔

طریقہ کار

ہر سوال کے جواب پر 10 نمبر دیتے جائے، پھر ٹوٹل کیجئے

درست نقشہ بعد از نظر ثانی۔

ہر ایک مرد، عورت، جوان، بوڑھا اپنا اپنا امتحان خود لے، اپنے جائزہ کے لئے کسی کو دکھانے، بتانے کی ضرورت نہیں۔

الف	ب
نہیں	ہاں
نہیں	ہاں
نہیں	ہاں
نہیں	ہاں
نہیں	ہاں
نہیں	ہاں
نہیں	ہاں
نہیں	ہاں
نہیں	ہاں
نہیں	ہاں

- ① کیا آپ غیر محرم کو شہوت کی نظر سے دیکھتے/دیکھتی ہیں؟
- ② کیا آپ غیر محرم کزنوں سے بے پردگی کرتے/کرتی ہیں؟
- ③ کیا آپ اپنے دوستوں سے فحش مذاق کرتے/کرتی ہیں؟
- ④ کیا آپ ٹی وی اسکرین پر خبریں، ڈرامے دیکھتے/دیکھتی ہیں؟
- ⑤ کیا آپ محبت بھرے افسانے یا باتیں کہانیاں پڑھتے/پڑھتی ہیں؟
- ⑥ کیا آپ کسی حسین یا حسینہ سے ناجائز محبت کرتے/کرتی ہیں؟
- ⑦ کیا آپ گانے یا میوزک سنتے/سنتی ہیں؟
- ⑧ کیا آپ انٹرنیٹ پر چیٹنگ کرتے یا جنسی تصویریں دیکھتے/دیکھتی ہیں؟
- ⑨ کیا آپ ٹیلی فون پر غیر محرم سے جنسی باتیں کرتے/کرتی ہیں؟
- ⑩ کیا آپ غیر شرعی طریقہ سے خواہش پوری کرتے/کرتی ہیں؟

اگر ”ب“ میں نمبر 50 سے زیادہ ہوں تو آپ فیل ہیں۔ فوری توبہ کے ذریعہ دوبارہ امتحان میں پاس ہونے کی کوشش کیجئے۔ اگر ”الف“ میں نمبر 50 سے زیادہ نکلے تو آپ پاس ہیں۔ توبہ و استغفار کے ذریعہ اپنے نتیجہ کو بہتر کرنے کی کوشش کیجئے۔ اگر ”الف“ میں نمبر 80 سے زیادہ ہیں تو آپ فرسٹ ڈویژن میں پاس ہیں۔ تھوڑی ہمت کرنے سے اعزاز حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر ”الف“ میں نمبر 100 کے برابر ہیں تو آپ نے امتیازی پوزیشن حاصل کر لی ہے۔ آپ مبارک باد کے لائق ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہئے، آئندہ اپنے آپ کو بچائے رکھنے کے لئے دعائیں بھی کرتے رہئے اور ہمت سے بچتے بھی رہئے اللہ تعالیٰ گناہوں سے بچنے میں ہم سب کی مدد فرماویں۔ آمین



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ
النَّبِيِّينَ وَعَلَى اٰلِهِ وَاَزْوَاجِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَتْبَاعِهِ اَجْمَعِيْنَ.

نام کتاب: مولنا حسین احمد مدنی۔

صفحات: 368۔ **مرتب:** مولنا محمد اسماعیل صاحب

ناشر و ملنے کا پتہ: القاسم اکیڈمی جامعہ

ابی ہریرہ برانچ پوسٹ آفس خالق آباد، ضلع نوشہرہ
شیخ العرب والعجم حضرت مولنا حسین احمد مدنی رحمہ

اللہ کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں ہے مگر ان کی

نجی زندگی اور ظاہری و باطنی حالات، کمالات،

کرامات، مبشرات اور علمی کارناموں پر قلم اٹھانا

عوام و خواص سب کے لیے نہایت قیمتی تحفہ ہے۔

اللہ تعالیٰ مرتب مذکور صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائیں،

انہوں نے ہم پر عظیم احسان فرمایا۔ کتاب کا ٹائٹل

و کاغذ ماشاء اللہ عمدہ ہیں البتہ ایک گزارش کرتا چلوں

کہ تالیف میں عموماً صحابہ کرام کے نام کے ساتھ

”رض“ مختصراً اور بزرگوں کے نام کے ساتھ ”رحمہ“

مختصراً لکھا جاتا ہے اس سے بچنا چاہیے۔ رضی اللہ

عنه، رحمہ اللہ دعائیہ کلمات کو پورا لکھنا چاہیے۔

امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا خیال رکھا

جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ہم سب کے لیے

ذخیرہ آخرت بنادیں۔ آمین

نام کتاب: اسلام میں اجتہاد اور مذاہب غیر پر

فتویٰ و عمل کی شرعی حیثیت۔ **صفحات:** 144

نام مؤلف: مفتی شاہ اورنگزیب حقانی صاحب

ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابی ہریرہ برانچ

پوسٹ آفس خالق آباد، ضلع نوشہرہ (پ) سمہ تعالیٰ

زیر تبصرہ کتاب دارالعلوم حقانیہ کے فاضل نوجوان

کا تخصص فی الفقہ کا مقالہ ہے جس کو کتابی شکل دی

گئی ہے۔ یہ کتاب خالص علمی تحقیق پر مبنی ہے، اس

کتاب میں چار ابواب کے اندر مندرجہ ذیل

موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے:- **باب اول**

اجتہاد کی تعریف، وہ مسائل و احکام جن میں

اجتہاد کی گنجائش ہے، اجتہاد کی شرائط، دورِ حاضر

میں اجتہاد کا حکم وغیرہ۔ **باب دوم** مذہب کی لغوی

و اصطلاحی تعریف، مذہب کی ابتداء، مذاہب اربعہ

کی ابتداء اور رواج، مذاہب اربعہ کے علاوہ باقی

مذاہب پر عمل کیوں نہیں ہوتا؟ وغیرہ۔ **باب سوم**

تقلید کی شرعی حیثیت، تقلید شخصی کا حکم، مذاہب

اربعہ کی تقلید کی وجہ وغیرہ۔ **باب چہارم** تلفیق

(ترکِ تقلید) کی تعریف، اسباب، حکم اور نقصانات،

اہلِ تلفیق کے دلائل کا مدلل جواب وغیرہ۔ دعا ہے کہ

اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس علمی محنت و

تحقیق کو قبول فرمائے۔ آمین

**چند
اصول**

1 تبصرہ کے لیے کم از کم دو کتابوں کا آنا ضروری ہے اگرچہ وہ بڑی یا کئی جلدوں میں ہوں۔ **2** رسائل اور

کتابچہ نما کتب پر تبصرہ سے معذرت ہے البتہ بہت قیمتی مضامین ہوں تو الگ بات ہے۔ **3** تبصرہ نگار کو آزادانہ اور غیر جانب دارانہ

تبصرہ کا حق حاصل ہوتا ہے اس لیے ہمیشہ تعریف اور مدح کا منتظر نہیں رہنا چاہیے غلطی کو کھلے دل سے تسلیم کرنا چاہیے اگر تبصرہ میں آجائے۔

ذکرِ دل سے افضل ہے یا زبان سے؟

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ذکر کے متعلق مختلف احکام ہیں: بعض احکام تو لفظ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں، اُن میں زبان سے ذکر کرنا افضل ہے اور باقی جو ذکر زبان سے نہ کیا جائے اجر اُس پر بھی ملتا ہے۔ یہ ذکرِ قلبی ہے، جس سے ہر وقت دل میں یاد رہے مگر اس طریق میں قوی اندیشہ ہے قلب سے ذہول (بھول) ہو جانے کا اور ذکرِ لسانی میں یہ اندیشہ نہیں ہے اس اعتبار سے ذکرِ قلبی سے ذکرِ لسانی افضل ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر صرف دل سے ذکر کرے گا تو زبان خالی رہے گی اور اگر زبان سے ذکر کرے گا تو اُس کے ساتھ دل بھی ادنیٰ توجہ سے متوجہ رہے گا۔ ہاں! جس وقت نیند کا غلبہ ہو اس وقت زبان سے ذکر نہ کرے کیوں کہ احتمال ہے کہ کچھ کا کچھ نکلنے لگے۔ حدیث شریف میں اس کو ”استعجامِ لسانی“ سے تعبیر فرمایا ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت 1/103)

کلام میں متکلم کا اثر ہوتا ہے

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

کا ارشاد ہے کہ ہر کلام میں متکلم کے اثرات چھپے ہوئے ہوتے ہیں، کلام کو پڑھ کر آپ پہچان لیتے ہیں کہ یہ کسی عالم کا کلام ہے یا جاہل کا، شاعر کا کلام ہے یا غیر شاعر کا، غرض کلام میں متکلم کے اثرات غالب ہوتے ہیں، بلکہ کلام میں خود متکلم چھپا ہوتا ہے۔ اگر متکلم کو دیکھنا ہو تو اس کا کلام پڑھ لو اس کی کیفیت عیاں (ظاہر) ہو جائے گی۔

(حکیم الاسلام ص 24)

تقویٰ پیدا کیجئے

حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اب دنیا میں صرف مادہ اور مادی چیزوں کا رواج ہے۔ تقویٰ پیدا کرنا اور اللہ تعالیٰ سے صحیح تعلق قائم کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم لینے کا راستہ لوگ بھول گئے ہیں، حالاں کہ نیک اور مقبول بندوں کا راستہ یہی ہے اور اس کے برعکس جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے محروم ہیں اور جن پر خدا کا غضب ہے اُن کا راستہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے یقین اور عبادات و استعانت (مدد) سے بالکل بے پرواہ ہو کر، بے فکر ہو کر صرف مادی لائسنوں میں محنت کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ (سوانح حضرت جی ص 743)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

مولانا محمد شریف صاحب، لاہور

نام و نسب: نام عبداللہ، کنیت ابو عبدالرحمن والد کا نام مسعود، والدہ کا نام اُمّ عبد تھا۔

قبولیت اسلام: ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ بکریاں چرارہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کے تھن پر ہاتھ پھیر کر دعا کی تو وہ تھن دودھ سے بھر گیا۔ اس معجزہ نے آپ کے دل پر بے حد اثر کیا چنانچہ آپ نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ (اُسْدُ الْغَابَةِ 672/1)

آپ چھٹے مسلمان ہیں، آپ سے پہلے صرف پانچ شخص مسلمان ہوئے تھے۔ (طبرانی) اسلام قبول کرنے کے بعد آپ ہمیشہ خدمت اقدس میں حاضر رہنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنا خادم خاص بنالیا۔

جوش ایمان: ابتدائے اسلام میں جب چند لوگ ایمان لائے تھے اس وقت تک کسی نے بھی بلند آواز کے ساتھ تلاوت قرآن کی جرأت نہیں کی تھی چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے قریش کے مجمع عام میں کھڑے ہو کر تلاوت فرمائی تو تمام مشرکین غصّہ سے مشتعل ہو کر آپ پر ٹوٹ پڑے اور اس قدر مارا کہ چہرہ سوج گیا لیکن جوش ایمان میں ذرّہ برابر بھی فرق نہ آیا۔ (اُسْدُ الْغَابَةِ 672/1)

ہجرت: دودفعہ حبشہ کی طرف اور تیسری دفعہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور حضرت

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے مہمان ہوئے۔

غزوات: تمام مشہور اور اہم جنگوں میں بڑی بہادری کے ساتھ حصّہ لیا۔

علم و فضل: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ علم و فضل کے لحاظ سے دنیائے اسلام کے امام تسلیم کیے گئے ہیں۔ قرآن کریم کے سب سے بڑے عالم تھے۔ فرماتے ہیں کہ ”ستر سورتیں میں نے خاص نبی علیہ السلام کے دہن (منہ) مبارک سے سن کر یاد کی تھیں“۔ (بخاری 748/2)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”قرآن چار آدمیوں سے حاصل کرو اور سب سے پہلے ابن اُمّ عبد کا نام لیا“۔ (مراد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) (بخاری و مسلم)

خصوصیات: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام کے خادم خاص تھے۔ مسواک اٹھا کر رکھنا، جوتا پہنانا اور سفر کے موقع پر کجاوا کسنا اور لاٹھی مبارک لے کر جانا آپ کی خاص خدمتیں تھیں۔ نبی ﷺ کے جوتے اٹھاتے تھے اسی وجہ سے ”صَاحِبُ النُّعْلَيْنِ“ کے لقب سے مشہور تھے۔ اس کے علاوہ آپ علیہ السلام کے ہم راز بھی تھے۔ ۱۲ھ میں کوفہ کے قاضی مقرر کیے گئے۔

قرأت: میں غیر معمولی کمال حاصل تھا۔ تلاوت قرآن کا بے حد شوق رکھتے تھے اور تنہائی کے موقع پر عموماً اس سے دل منور فرمایا کرتے تھے۔ بسا اوقات خود نبی علیہ السلام بھی ان سے قرآن کی کوئی سورۃ پڑھوا کر سنتے اور لطف اندوز ہوتے۔ روایات نقل کرنے میں بے حد احتیاط فرماتے تھے،

آپ کی تمام مرویات کی تعداد 848 ہے۔
فقہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
 ان صحابہ میں سے ہیں جو فقہ کے بانی سمجھے
 جاتے ہیں۔ خصوصاً فقہ حنفی کا زیادہ دار و مدار
 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی کے
 اقوال و فتاویٰ پر ہے

نامعلوم مسائل میں کبھی رائے زنی سے کام نہ
 لیتے اور اپنے شاگردوں کو ہمیشہ ہدایت فرماتے
 کہ جس چیز کو نہ جانتے ہو اس کی نسبت یہ نہ
 کہا کرو کہ ”میری رائے یا میرا خیال یہ ہے بلکہ
 صاف کہہ دیا کرو کہ میں نہیں جانتا۔“

اخلاق: آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور سنتوں کے بہت
 پابند تھے۔ اس کے علاوہ مہمان نوازی کا
 نہایت شوق تھا آپ نے کوفہ میں ”موضع الرصادة“
 کا مکان خاص طور سے مہمانوں کے لیے
 خالی کر دیا تھا۔

ایک واقعہ: ایک بار آپ بیمار ہوئے تو
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عیادت کرتے
 ہوئے پوچھا: آپ کو کس چیز کی شکایت ہے؟
 آپ نے فرمایا: گناہوں کی۔ حضرت عثمان
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا کس چیز کی خواہش رکھتے
 ہو؟ آپ نے فرمایا: رب تعالیٰ کی رحمت کی،
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں
 آپ کے لیے طبیب (معالج) کا انتظام

کروں؟ آپ نے جواب دیا: طبیب (یعنی
 اللہ پاک) ہی نے تو مجھے بیمار کیا ہے، حضرت
 عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا میں آپ کے
 لیے کچھ ہدیہ وغیرہ کا انتظام کروں؟ آپ نے
 جواب دیا: مجھے اس کی ضرورت نہیں، حضرت
 عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کی صاحبزادیوں
 کے کام آئے گا۔ آپ نے فرمایا: کیا آپ کو
 میری صاحبزادیوں پر فقر کا ڈر ہے۔ میں نے
 ان کو حکم دیا ہے کہ ہر رات سورۃ واقعہ پڑھا
 کریں، بے شک میں نے نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے
 ہر رات سورۃ واقعہ پڑھی اسے کبھی فقر و فاقہ نہ
 پہنچے گا۔ (تفسیر ابن کثیر 512/7)

وفات: جب سفر آخرت کا یقین ہو گیا تو
 حضرت زبیر اور ان کے صاحبزادہ کو بلا کر اپنے
 مال و اسباب اور اولاد پر اور خود اپنی تجہیز و تکفین
 کے متعلق وصیتیں فرمائیں۔ ۳۲ھ یا ۳۳ھ
 میں وفات پائی۔ عمر ساٹھ سال سے کچھ زیادہ
 پائی۔ امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
 نے نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت عثمان بن
 مظعون رضی اللہ عنہ کے پہلو میں سپرد خاک ہوئے۔
 اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
 کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔

❁ === آمین ثم آمین === ❁

قرآن کی ایک عظیم نعمت

قرآن مجید کو نازل کرنے کے لیے

..... جو فرشتہ منتخب کیا گیا (جبرائیل علیہ السلام) وہ تمام فرشتوں میں سب سے افضل۔ جو نبی منتخب کیے گئے (نبی کریم ﷺ) وہ تمام انبیاء کے سردار۔ جو رات منتخب کی گئی (لیلۃ القدر) وہ تمام راتوں سے افضل۔ جو مہینہ منتخب کیا گیا وہ تمام مہینوں کا سردار۔ جو زبان منتخب کی گئی (عربی) وہ تمام

زبانوں سے افضل۔



جو اُمت منتخب کی گئی

(اُمت محمدیہ) وہ تمام اُمتوں میں سب سے اعلیٰ اُمت۔ اس مقدس کتاب میں جو سیاہی استعمال کر لی جائے اور جو کاغذ اس میں لگ جائے اس کا یہ مقام کہ بغیر پاکی حاصل کیے ہوئے اس کو ہاتھ لگانا منع ہو جائے یہاں تک کہ جو کپڑا بطور جُزدان کے استعمال ہو وہ تمام کپڑوں میں باعثِ فخر۔ جس دماغ نے قرآن مجید کو سمجھا، جس حافظ نے اس کو اپنے اندر سمویا، جس زبان نے اس کی تلاوت کی، جس کان نے اس کی سماعت کی اور جو قلب اس کی طرف متوجہ ہوا وہ تمام کائنات میں زیادہ خیر اور فضیلت پانے والا ہوگا، ظاہر ہے اتنی مقدس کتاب کہ جس کا پڑھنا، سننا، دیکھنا، ہاتھ لگانا اور گھر میں رکھنا سراپا خیر ہی خیر ہے اس کے آداب کا لحاظ رکھنا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ لہذا اس کے آداب کا خیال کیجئے۔

ماں فجر کی نماز پڑھ کر، اللہ کے ذکر کے ساتھ لسی بنایا کرتی تھیں اور نماز روزہ کی پابند تھیں، سادہ کھانا بناتی تھیں مگر اس کھانے کے کھانے والے پکے نمازی تھے، اب جیسا بے دینوں اور پاکی سے نابلد لوگ کا بنایا ہوا کھانا کھایا جاتا ہے ویسے ہی نماز سے بے پرواہی کی جاتی ہے۔ بہر حال ان تینوں کاموں میں احتیاط کرنی چاہیے، ان کو صرف ضرورت کی حد تک ہی محدود رکھنا چاہیے۔

روزانہ ورزش کا معمول بنائیے، والدین کی باتوں کو توجہ سے سنئیے، مسجد و مدرسہ میں درسِ حدیث، درسِ قرآن اور جمعہ کے وعظ کا احترام کیجئے، کوشش کیجئے کہ گھر کا بنا پاکیزہ کھانا کھائیں تاکہ ہمارا دنیا کا وقت اور سرمایہ آخرت میں ہمارے کام آئے کیوں کہ یہ وقت دوبارہ نہیں ملے گا۔

اللہ ہر طرح سے ہماری مدد اور حفاظت فرمائے۔ آمین

دعا برائے عافیت اہل و عیال:

ایک صحابی جن کو اپنی اولاد اور اہل و عیال اور مال میں تین نقصان کا خوف تھا اُن کو نبی کریم ﷺ نے یہ وظیفہ سکھلایا اور صبح و شام پڑھنے کو فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی دِیْنِیْ وَنَفْسِیْ وَوَلَدِیْ وَ اَهْلِیْ وَ مَالِیْ. (کنز العمال: 636/2 حدیث: 4956)

اگر دُعائے انس (جو بیک ٹائٹل پر ہے) کو یاد کر لیں تو یہ دُعا خود اس میں آجائے گی اور زیادہ بہتر ہوگا۔

آپ کے مسائل اور ان کا حل

کھجور کے از تلامذہ حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ

صبر اور بے صبری کا معیار

قرآن کریم اور احادیث طیبہ میں صبر کا حکم دیا گیا ہے اور جزع فزع (زور زور سے رونا پیٹنا) سے منع کیا گیا ہے یہ بات بالکل بدیہی (واضح) ہے، اور یہ بھی ظاہر ہے کہ مصائب پر رنج کا ہونا ایک طبعی بات ہے اور اس رنج و غم کے اظہار کے طور پر بعض الفاظ بھی آدمی کے منہ سے نکل جاتے ہیں۔

اب وضاحت طلب بات یہ ہے کہ صبر اور بے صبری کا معیار کیا ہے؟ اس سلسلہ میں کتاب و سنت اور اکابر کے ارشادات سے جو کچھ مفہوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی حادثہ کے موقع پر ایسے الفاظ ادا کیے جائیں جن میں حق تعالیٰ کی شکایت پائی جائے (نعوذ باللہ) یا اس حادثہ کی وجہ سے شرعی احکام چھوٹ جائیں مثلاً نماز قضا کر دے یا کسی شریعت کی منع کردہ چیز کا ارتکاب کرے مثلاً بال نوچنا، چہرہ پیٹنا (گریبان پھاڑنا) تو یہ بے صبری ہے اور اگر ایسی بات نہ ہو تو صبر کے خلاف نہیں۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل 416/8)

مرنے کے بعد سب سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟
مرنے کے بعد مردے کے مال میں سے پہلے تو اس کے گور و کفن کا سامان کریں، پھر جو بچے

اس سے قرض ادا کریں، اگر مردہ کا سارا مال قرضہ ادا کرنے میں لگ جائے تو سارا مال قرضہ میں لگا دیں گے وارثوں کو کچھ نہ ملے گا، وصیت کی ہو یا نہ کی ہو قرضہ کا ادا کرنا بہر حال مقدم ہے، اور بیوی کا مہر بھی قرضہ میں داخل ہے۔
اگر قرضہ نہ ہو یا قرضہ سے کچھ مال بچ رہے تو دیکھنا چاہیے کہ وصیت تو نہیں کی؟ اگر وصیت کی ہے تو صرف تہائی مال میں وہ جاری ہوگی، اور اگر نہیں کی یا وصیت سے جو بچا ہے وہ سب وارثوں کا حق ہے، شریعت میں جن جن کا حصہ ہو کسی عالم سے پوچھ کر دے دینا چاہیے، جو دستور ہے کہ جو جس کے ہاتھ لگالے بھاگا بڑا گناہ ہے، یہاں نہ دیں گے تو قیامت میں دینا پڑے گا، جہاں روپے کے بدلے میں نیکیاں دینی پڑیں گی، اسی طرح لڑکیوں کا حصہ بھی ضرور دینا چاہیے شریعت میں ان کا بھی حق ہے۔

(بہشتی زیور 61/5)

تجہیز و تکفین اور ادائیگی (قرض) اور وصیت پوری کرنے کے بعد جو مال بچے وہ سب وارثوں کا مشترک ہے، خواہ کپڑا ہو یا برتن یا کتابیں یا گھر کا سامان یا روپیہ یا جائیداد سب مشترک ہے، کسی ایک شخص کو اس میں تصرف کرنا خواہ اپنے قبضہ و استعمال میں لا کر، خواہ دوسرے کو ثواب کے لیے یا دنیاوی مصلحت کے لیے دینا بالکل ناجائز ہے۔ (صفائی معاملات ص 27)

زبان کی نعمت اور اس کا شکر

خوبصورتی کا علم و عمل

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۝ (البلد: 8، 9)

”کیا ہم نے انسان کے لیے نہیں بنائیں دو آنکھیں، زبان اور دو ہونٹ۔“

یہ زبان جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہے اس میں ذرا غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتنی بڑی نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے مانگے عطا فرمائی ہے، زبان ایک ایسی مشین ہے کہ پیدائش سے لے کر مرتے دم تک ہمارا ساتھ دے رہی ہے اور چل رہی ہے، آدمی نے ادھر ذرا ارادہ ہی کیا اس نے کام شروع کر دیا، چوں کہ اس مشین کو حاصل کرنے کے لیے ہم نے کوئی محنت و مشقت اور کوئی رقم خرچ نہیں کی اس لیے اس نعمت کی قدر معلوم نہیں ہوتی، زبان کی نعمت کی قدر اس سے پوچھئے جو اس نعمت سے محروم ہے کہ زبان تو موجود ہے مگر بولنے پر قدرت نہیں ہے، کچھ کہنا چاہتا ہے مگر کہہ نہیں پاتا، دل میں جذبات اور اُمنگیں جنم لیتی ہیں مگر ان کا اظہار نہیں کر سکتا، اس سے پوچھئے! وہ بتائے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی کتنی بڑی نعمت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے زبان کو اس پیارے طریقہ سے بتیس دانتوں کے درمیان جوڑا ہے کہ زبان اپنا کام کرتی جاتی ہے اور دانت اور داڑھ اپنا کام مگر زبان کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ زبان میں بہت سی نعمتیں ہیں: عِلْمُهُ الْبَيَانُ ۝ (الرحمن: 4) (انسان کو) بولنا سکھایا۔ ہر انسان کی آواز نئی، ترنم جدا، چکھنے کو ذائقہ دیا، ہضم کرنے کو لعاب دیا۔ زبان جیسی عظیم نعمت کا شکر یہ یہ ہے کہ زبان سے اچھی اچھی باتیں کی جائیں مثلاً اللہ کا ذکر، تلاوت قرآن، نیکی کا حکم، برائی سے روکنا وغیرہ اور فضول باتیں نہ کی جائیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ.....

”انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ فضول باتوں کو چھوڑ دے۔“ (مشکوٰۃ)

اسی طرح عربی کا مقولہ ہے مَنْ كَثُرَ كَلَامُهُ كَثُرَتْ خَطِيئَتُهُ (الزهد لابن المبارک 289/1) ”جس کی باتیں زیادہ ہوں گی اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی۔“ خاموش رہنے سے دل میں حکمت کی باتیں پیدا ہوتی ہیں۔ پس زبان کے شکر میں یہ بھی ہے کہ اس کو گناہوں سے بچا کر رکھے اور اس سے فضول بات چیت نہ کرے۔

مرسلہ: جناب بلال حیدر صاحب، حیدر آباد

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دیں۔ آمین ثم آمین

مَا يُلْبَسُ” جس کو پہنا جائے۔

کھانا، پینا اور بچے جننا تو حیوانات کو بھی حاصل ہے مگر لباس کی نعمت انسانوں کو ہی حاصل ہے۔ تمام حیوانات برہنہ ہیں۔ لباس کی ضرورت سے بے پرواہ ہیں۔ مغرب کی تقلید میں ہمارا معاشرہ لباس کی نعمت سے محروم ہوتا جا رہا ہے اور برہنگی اور مختصر لباس کو روشن خیالی سمجھا جا رہا ہے۔ جب کہ لباس انسانوں کے لیے حُسن کا ذریعہ بھی ہے اور حیوانات سے امتیازی وصف بھی ہے۔

اسلامی لباس کے دو مقاصد ہیں: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مرسلہ
مولانا محمد اکرم علی صاحب، لاہور

يٰۤاٰدَمُ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلٰیكَمۡ لِبَاسًا یُّوَارِیۡ سَوَآ تِکُمۡ وَرِیْشًا۔ (الاعراف: 26)

”اے آدم کی اولاد ہم نے تمہارے لیے لباس نازل کیا ہے جو کہ تمہارے ستر کے حصّہ چھپانے اور زینت کا ذریعہ ہے۔“ لباس کا اوّل مقصد ”ستر کے حصّہ کو چھپانا“ ہے اور دوسرا مقصد ”زینت حاصل کرنا“ ہے۔ یاد رہے! کہ نماز میں عورتوں اور مردوں کے لیے ستر چھپانا فرض ہے، عورت کا چہرہ، ہاتھ اور پاؤں ستر میں داخل نہیں ہیں، جب کہ چہرہ پردہ میں داخل ہے اور غیر محرم سے پردہ فرض ہے۔

اسلامی لباس کے اُصول چار ہیں 1..... ستر (ناف سے گھٹنے تک) ڈھانپنا۔ 2..... مردوں



کا لباس عورتوں کے مشابہ نہ ہو اور عورتوں کا لباس مردوں کے مشابہ نہ ہو۔

3..... مسلمانوں کا لباس کافروں کے لباس کے مشابہ نہ ہو۔

4..... لباس سے نمائش (یعنی لوگوں کو دکھانا) مقصود نہ ہو۔

لباس کی اقسام 1 **واجب:** وہ لباس جس سے انسان کا اپنے ستر کو چھپانا ضروری ہے۔

2 **حرام:** وہ لباس جس کا پہننا قطعی طور پر حرام ہے مثلاً مردوں کے لیے ریشمی کپڑا پہننا حرام

ہے، جب کہ عورتوں کے لیے جائز ہے۔ 3 **مستحب:** وہ لباس جو شریعت میں پسندیدہ شمار کیا

جاتا ہے جیسے عیدین کے موقع پر صاف ستھرا اور نیا لباس پہننا، یا جمعہ کے دن اچھا لباس پہننا۔

4 **مکروہ:** صاحب حیثیت آدمی اگر میلا کچھلا یا پھٹا پُرانا لباس استعمال کرتا ہے تو وہ اس کے لیے

مکروہ ہے۔ ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ نے اچھا لباس پہننے کا حکم دیا ہے جو اس کی حیثیت کے

مطابق ہو (مگر اس کو پہن کر بڑائی کا مظاہرہ کرنا بُرا ہے)۔ 5 **مباح:** وہ لباس جو نہ تو ضروری

ہو اور نہ ہی اس سے منع کیا گیا ہو۔ غرض یہ کہ ستر کا چھپانا انسانی فطرت میں داخل ہے، جب کہ

عریانی (نگاپن) خلاف فطرت ہے۔

دل کو آئینہ کی طرح صاف و شفاف کیجئے

شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ نے ایک حکایت بیان کی ہے جس کو مولنا رومی رحمہ اللہ نے

نقل فرمایا ہے کہ ایک دفعہ رومیوں اور چینیوں کے درمیان جھگڑا ہوا۔ رومیوں نے کہا ہم اچھے کاری گر ہیں، چینیوں نے کہا ہم اچھے کاری گر ہیں۔ بادشاہ کے سامنے یہ مقدمہ پیش ہوا، بادشاہ نے کہا: تم دونوں اپنی اپنی صفائی دکھلاؤ! دونوں کی کاری گری کا موازنہ کر کے فیصلہ کیا جائے گا۔ اور اس کی صورت یہ تجویز کی گئی کہ بادشاہ نے ایک مکان بنوایا، اور اس کے درمیان پردے کی ایک دیوار کھڑی کر دی۔ چینیوں سے کہا آدھے مکان میں تم اپنی کاری گری دکھلاؤ، اور رومیوں سے کہا کہ دوسرے آدھے میں تم اپنی



صناعی (کاری گری) کا نمونہ پیش کرو۔ چینیوں نے تو دیوار پر پلستر کر کے قسم قسم کے بیل بوٹے، پھول، پتے رنگ رنگ کے بنائے اور اپنے حصہ کو مختلف نقش و نگار اور رنگ بیل بوٹوں سے گل و گلزار بنا دیا۔

ادھر رومیوں نے دیوار پر پلستر کر کے ایک بھی پھول، پتہ نہیں بنایا، اور نہ ہی کوئی ایک رنگ لگایا بلکہ دیوار کے پلستر کو صیقل کرنا (رگڑنا) شروع کیا اور اتنا شفاف اور چمک دار کر دیا کہ اس میں آئینہ کی طرح صورت نظر آنے لگی۔ جب دونوں نے اپنی اپنی کاری گری ختم کر لی تو بادشاہ کو اطلاع دی گئی۔ بادشاہ آیا اور حکم دیا کہ درمیان سے دیوار نکال دی جائے، جو وہی دیوار بیچ (درمیان) میں سے ہٹی، چینیوں کی وہ تمام نقاشی اور گل کاری رومیوں کے حصے میں نظر آنے لگی، اور تمام بیل بوٹے رومیوں کی دیوار میں منعکس (ظاہر) ہو گئے جسے رومیوں نے صیقل (صاف) کر کے آئینہ بنا دیا تھا۔ بادشاہ سخت حیران ہوا کہ کس کے حق میں فیصلہ دے، کیوں کہ ایک ہی قسم کے نقش و نگار دونوں طرف نظر آ رہے تھے۔ آخر کار اس نے رومیوں کے حق میں فیصلہ دیا کہ ان کی صناعی (کاری گری) اعلیٰ ہے کیوں کہ انہوں نے اپنی صناعی (کاری گری) بھی دکھلائی اور ساتھ ہی چینیوں کی کاری گری بھی چھین لی۔

مولنا رومی رحمہ اللہ نے اس قصہ کو نقل کر کے آخر میں بطور نصیحت کے فرمایا ہے: اے عزیز! تو اپنے دل پر رومیوں کی صناعی (کاری گری) جاری کر، یعنی اپنے دل کو ریاضت و مجاہدہ سے مانجھ کر اتنا صاف کر لے کہ تجھے دنیا کے سارے نقش و نگار اپنے دل میں نظر آنے لگیں یعنی تو اپنے دل سے ہر قسم کا مادی میل کچیل نکال پھینک اور اُسے علوم ربانی کی روشنی سے متور کر دے۔ **نوٹ:** موجودہ دور میں سب سے بڑا مجاہدہ یہی ہے کہ ہم اپنے آپ کو گناہوں سے بچا کر رکھیں اور نیکیوں پر جمے رہیں۔ (ماخوذ از: بکھرے موتی)

- ① آسیہ ② آمنہ ③ اشیلہ ④ ارویٰ ⑤ أسماء ⑥ امامہ ⑦ امیمہ
- ⑧ انیسہ ⑨ بادیہ ⑩ برزہ ⑪ برکہ ⑫ برہ ⑬ بسرہ ⑭ بشیرہ
- ⑮ بیضاء ⑯ ثمیمہ ⑰ ثویبہ ⑱ حمزہ ⑲ جمیلہ ⑳ جویریہ ㉑ حبیبہ
- ㉒ حذافہ ㉓ حرملہ ㉔ حسانہ ㉕ حفصہ ㉖ حلیمہ ㉗ حواء ㉘ حیہ
- ㉙ خالدہ ㉚ خدیجہ ㉛ خرقاء ㉜ خزیمہ ㉝ خلیدہ ㉞ یسیرہ ㉟ خنساء
- ㊱ خولہ ㊲ خولیلہ ㊳ رائحہ ㊴ رباب ㊵ رزینہ ㊶ رفیدہ ㊷ رقیہ
- ㊸ رملہ ㊹ رمیثہ ㊺ روضہ ㊻ ریحانہ ㊼ رابطہ ㊽ زائدہ ㊾ زرینہ
- ㊿ زینب ① سائبہ ② سدوس ③ سدیسہ ④ سعدہ ⑤ سعدیٰ
- ⑥ سعیدہ ⑦ سعیرہ ⑧ سلیمہ ⑨ سلامہ ⑩ سلمیٰ ⑪ سُمیہ ⑫ سہلہ
- ⑬ شفاء ⑭ شمس ⑮ شمیلہ ⑯ صفیہ ⑰ طلیحہ ⑱ ظبیہ ⑲ عاتکہ
- ㉑ عائشہ ㉒ عفراء ㉓ عقیلہ ㉔ علاشہ ㉕ علیہ ㉖ عمارہ ㉗ عمیرہ
- ㉘ عفیرہ ㉙ فاختہ ㉚ فارحہ ㉛ فاطمہ ㉜ فلیحہ ㉝ قُتیلہ ㉞ قریبہ
- ㉟ قفیرہ ① قیلہ ② کبشہ ③ کریمہ ④ لبابہ ⑤ لبنی ⑥ ماریہ
- ⑦ نہدیہ ⑧ مریم ⑨ ملکہ ⑩ میمونہ ⑪ نائلہ ⑫ ندبہ ⑬ ہالہ
- ⑭ ہریرہ ⑮ ہند۔ (اسد الغابہ)

بچیوں کو ڈائٹنگ سے روکیے! عموماً گھر میں بچیاں کھانوں میں بہت پرہیز اور احتیاط کرتے ہوئے کم کھانا اس لیے کھاتی ہیں کہ کہیں ہم موٹی نہ ہو جائیں۔ بچیوں کی مائیں یاد رکھیں کہ یہ بچیاں امانت ہیں ان کی صحت ڈائٹنگ میں نہیں خوب کھانے پینے میں ہے۔

نیز جو خواتین یا بچیاں تعلیم میں مصروف ہوں یا گھریلو کام کاج زیادہ ہوں تو انہیں خوب کھانا پینا چاہیے، چاہے وہ چالیس سال کی عمر سے زیادہ کی ہوں کیوں کہ کل کلاں بچیوں پر بہت سی ذمہ داریاں آنے والی ہوتی ہیں، شادی، ولادت جیسے عظیم مسائل میں وہی خواتین ثابت قدم رہتی ہیں جنہوں نے بچپن سے کھانا پینا خوب رکھا ہو اس لیے اسمارٹ ہونے کے شیطانی حیلہ سے ہوشیار رہیے، ورزش بے شک کریں مگر کھانا بہت کم کرنے سے رُکیے نیند اور غذا درست رکھئے، موبائل کا استعمال کم کیجئے اور

تمام عبادات بروقت ادا کیجئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیں۔ آمین

آمین ثم آمین وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَزْوَاجِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ اَجْمَعِیْنَ.

نبی ﷺ کا فرمان ہے نکاح میری سنت ہے

جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ میں سے نہیں۔ (مشکوٰۃ)

دنیا میں محبت کی ادائیں بھی ہیں اور بغض کی فضا میں بھی، محبت کے دل کش نظارے بھی ہیں اور بغض کے دکھتے انگارے بھی، لیکن ان کے اسباب مختلف ہیں..... کہیں محبت حسن کی وجہ سے کی جاتی ہے اور کہیں مال کی وجہ سے اور کہیں حسب و نسب کی وجہ سے اور کہیں شجاعت اور بہادری کی وجہ سے اسی طرح بغض کے اسباب بھی مختلف ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”محبت کا جوڑ لگانے والی چیزوں میں سے نکاح کا جوڑ سب سے زیادہ مضبوط اور پائیدار ہے“۔ (ابن ماجہ)

موسلہ
جناب محمد قاسم علی صاحب
نکاح سے محبت بڑھتی بھی ہے اور باقی بھی رہتی ہے، کبھی مرد ایک خاندان کا ہوتا ہے جب کہ عورت دوسرے خاندان کی، کوئی عربی کوئی عجمی، کوئی ایشیائی کوئی افریقی، کوئی بڑا کوئی چھوٹا لیکن جب آپس میں نکاح کا تعلق قائم ہوتا ہے تو ایک نہ ختم ہونے والی محبت ان کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ سچی محبت کرنے والے اور سچی خیر خواہی کرنے والے ہو جاتے ہیں اور دونوں ایک دوسرے کے ہم درد ہو جاتے ہیں (بشرطیکہ سلیم الفطرت ہوں)۔ اس سے بھی بڑھ کر معاشرہ میں ان دونوں کا مقام و مرتبہ بڑھ جاتا ہے اور دونوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ان کو اولاد جیسی نعمت سے نوازتے ہیں جو نعمت بے نکاحوں کو پوری زندگی نہیں ملتی ہے۔ نکاح کے جوڑ سے اللہ رب العزت دواجنبی خاندانوں میں بھی ہمدردی اور محبت پیدا فرما دیتے ہیں جو آگے چل کر معاشرہ کو سنوارنے میں بہت مددگار و معاون ثابت ہوتی ہے، کہیں عورت کا والد اپنے سمدھی (داماد کے والد) کی عیادت کے لیے جا رہا ہے، کہیں عورت کی ساس اپنی سمدھن (اس کی والدہ) کے حالات معلوم کرنے جا رہی ہے، کہیں داماد ساس کے ساتھ محرم ہو جانے کی وجہ سے حج پر جا رہا ہے۔ بالخصوص اگر ان کے اندر دین کی سمجھ بوجھ بھی ہو تو نکاح دو خاندانوں ہی میں نہیں بلکہ کئی خاندانوں اور کئی نسلوں تک اسلام کی تعلیمات پہنچانے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ افسوس صد افسوس! کہ آج اتنی خوبیوں اور نعمتوں سے مالا مال نعمت کو ہمارے معاشرہ میں زحمت سے تبدیل کیا جا رہا ہے اور نکاح سے نفرت دلانے کے لیے کئی حربے استعمال کئے جا رہے ہیں، یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے دشمن (کفار) نے ہم سے جس طرح ایمان داری اور وفاداری وغیرہ جیسی نعمتوں کو چھین لیا ہے۔ اسی طرح وہ اب ہم سے عفت اور پاک دامنی والی زندگی

چھین کر، آزادی کے سنہرے خواب دکھا کر ہمیں بے حیائی، بے غیرتی اور فحاشی کے گہرے گڑھوں میں دھکیلنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائیں۔ آمین

یہودیوں کا علم و عمل

کے ہاتھ میں

پیش کی تربیت

علامہ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہے کہ نیک لوگوں میں سے کسی کا قول ہے کہ ایک مرتبہ ایک شیطان دوسرے شیطان سے ملا تو پوچھا کیا بات ہے کمزور لگ رہے ہو؟ اس نے کہا میں ایسے شخص کے ساتھ ہوں جو اگر کھاتا ہے تو بِسْمِ اللہ پڑھتا ہے میں بھوکا رہ جاتا ہوں، اور پیتا ہے تو بِسْمِ اللہ پڑھتا ہے میں پیاسا رہ جاتا ہوں۔ دوسرے شیطان نے کہا لیکن میں تو ایسے شخص کے ساتھ ہوتا ہوں جو کھاتے پیتے وقت اور بیوی سے ملنے وقت بِسْمِ اللہ نہیں پڑھتا ہے تو میں اس کے ساتھ کھاتا بھی ہوں اور پیتا بھی ہوں اور بیوی سے ملنے میں بھی شریک ہوتا ہوں۔ لہذا ان باتوں سے معلوم ہوا کہ اگر ہم تمام سنتوں کو مضبوطی سے تھام لیں گے تو شیطان سے محفوظ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تمام سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

(مرسلہ: جناب محمد قاسم عمر صاحب، گجرات)

(از توشہ صابرین و ذخیرہ شاکرین)

پھول رحمت کے کھلاتی ہے نماز
آگ دوزخ کی بُجھاتی ہے نماز
شاہ و گدا میں بھی نہیں رکھتی تمیز^②
سو ہنے رب سے مسلمانو! سنو
درس دیتی ہے طہارت کا نماز^④
وقت کا پابند نظم^⑤ کا خوگر^⑥

رستہ جنت کا دکھاتی ہے نماز
ہر بُرائی سے بچاتی ہے نماز
فرق دنیا کے مٹاتی ہے نماز
ہر نمازی کو ملاتی ہے نماز
پاک رہنا بھی سکھاتی ہے نماز
ہر نمازی کو بناتی ہے نماز

① بادشاہ و فقیر
② فرق
③ سبق
④ پاک رہنے
⑤ انتظام
⑥ عادی

اپریل فول حقیقت کیا ہے؟

سر نعیم سجاد کے موبائل کی گھنٹی بجی، اس وقت وہ چھٹی جماعت کو ریاضی کا سبق پڑھا رہے تھے، اُن کے بورڈ پر تیزی سے چلتے ہوئے ہاتھ رُک گئے۔ ”السلام علیکم۔ انہوں نے مار کر میز پر رکھا اور کال ریسیو کرتے ہوئے بولے ”وعلیکم السلام امجد صاحب! وہ آپ کے والد صاحب کا ایکسیڈنٹ

ہو گیا ہے اور وہ سخت زخمی ہیں، آپ جلدی سے جناح ہسپتال آ جائیں۔ دوسری طرف سے جلدی جلدی اور گھبراہٹ بھرے لہجے میں کہا گیا۔ ”کیا..؟“ سر نعیم سجاد کے تو یہ خبر سن کر ہوش ہی اُڑ گئے۔ موبائل اُن کے ہاتھ سے گرتے گرتے بچا ”آپ کون بات کر رہے ہیں؟ انہوں نے پوچھنا چاہا لیکن دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو چکا تھا۔ ”بچو! بقیہ سبق کل پڑھیں گے میرے والد صاحب کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے، میں اُن کے پاس ہسپتال جا رہا ہوں۔“ سر نعیم سجاد پریشانی سے بولے ”سر! ایک منٹ“ سر نعیم سجاد ابھی جماعت سے نکلنے کے لیے مڑے ہی تھے کہ وقاص رشید بول اُٹھا، وقاص رشید کا شمار جماعت کے لائق ترین طلبہ میں ہوتا تھا ”سر! آپ اپنے والد صاحب کے موبائل پر اُن سے رابطہ کر لیں، ہو سکتا ہے یہ جھوٹ ہو۔“ ”نہیں بھی! بھلا کسی کو یہ جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے؟“ سر نعیم سجاد بولے۔ ”کم از کم آج کے دن تو ضرورت پیش آ سکتی ہے کیوں کہ آج ”یکم اپریل“ ہے یعنی اپریل فول“ وقاص بولا۔ ”اوہ! شاید یہی بات ہے سر نعیم سجاد بولے اور اپنے والد صاحب سے رابطہ کیا تو وہ واقعی بالکل ٹھیک تھے۔ کسی نے اُن کے ساتھ مذاق کیا تھا۔ وقاص بیٹا آپ کی بات ٹھیک نکلی واقعی کسی نے میرے ساتھ مذاق کیا ہے۔“ سر نعیم سجاد تھکے تھکے سے انداز میں دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئے اور بولے، افسوس! ہم مسلمان کتنے بھولے ہیں جو مغرب کی اندھی تقلید میں لگے ہوئے ہیں۔ اب اپریل فول ہی کو لے لیجئے اس رسم کے تحت یکم اپریل کو جھوٹ بول کر کسی کو دھوکا دینا اور دھوکا دے کر اُسے بے وقوف بنانا نہ صرف جائز سمجھا جاتا ہے بلکہ اسے ایک کمال اور فن قرار دیا جاتا ہے (حالانکہ شرعاً یہ مذاق بہت بڑا گناہ ہے)۔ یہ مذاق جسے درحقیقت بد مذاقی کہنا چاہیے، نہ جانے کتنے لوگوں کو بلا وجہ جانی اور مالی نقصان پہنچا چکا ہے۔“ ”سر نعیم سجاد دکھ بھرے لہجے میں بولے۔ سر! اپریل فول کی حقیقت کیا ہے؟ یعنی میرا مطلب یہ ہے کہ اس کی ابتداء کس طرح ہوئی؟ جماعت میں سے ایک طالب علم عمر سہیل نے پوچھا ”بچو! اپریل فول کی ابتداء کے بارے میں مؤرخین کے مختلف بیانات ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ 21 مارچ سے موسم میں تبدیلی آنا شروع ہوتی ہے۔ ان تبدیلیوں کو بعض لوگ اس طرح تعبیر کرتے ہیں کہ (معاذ اللہ) قدرت ہمارے ساتھ مذاق کر کے ہمیں بے وقوف بنا رہی ہے۔ لہذا لوگ بھی ایک دوسرے کو بے وقوف بناتے ہیں۔ (انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا 496/1)

2 بعض حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ اس دن رومیوں اور یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مذاق اڑایا تھا۔ پھر وہ نصیحت آمیز لہجہ میں بولے ”بچو! کبھی کسی کو تکلیف مت دینا“

موسلہ

محمد فہیم عالم، لاہور



دوستی کن کن لوگوں سے نہیں کرنی چاہیے...

حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ کا فرمان

حضرت باقر رحمہ اللہ نے پانچ نصیحتیں کیں کہ بیٹا پانچ لوگوں سے دوستی نہ کرنا بلکہ اگر کہیں راستہ میں چل رہے ہوں تو ان کے ساتھ مل کر بھی نہ چلنا وہ اتنے خطرناک ہوتے ہیں۔ میں نے پوچھا اباجان! کون لوگ؟ تو انہوں نے فرمایا:

مرسلہ

جناب محمد شاہد صاحب

①..... جھوٹے سے دوستی نہ کرنا۔ میں نے پوچھا کیوں؟ وہ فرمانے لگے

اس لیے کہ وہ دور کو قریب اور قریب کو دور دکھائے گا اور تمہیں دھوکہ میں رکھے گا۔

②..... میں نے پوچھا دوسرا کون ہے؟ فرمانے لگے تم کسی بخیل (کنجوس) سے دوستی نہ کرنا،

میں نے کہا کیوں؟ فرمانے لگے وہ تمہیں اس وقت چھوڑ دے گا جس وقت تمہیں اس کی بہت زیادہ

ضرورت ہوگی اور وہ دھوکہ دے گا، اس لیے اس سے بھی دوستی نہ کرنا۔

③..... میں نے پوچھا: تیسرا کون ہے؟ فرمانے لگے فاسق و فاجر سے دوستی نہ کرنا یعنی جو اللہ

تعالیٰ کے حکموں کو توڑنے والا ہو، میں نے پوچھا کس لیے؟ فرمایا اس لیے کہ وہ تمہیں ایک روٹی

کے بدلے میں بیچ ڈالے گا بلکہ ایک روٹی سے کم کے بدلے میں بیچ ڈالے گا۔ میں (یعنی حضرت

جعفر صادق رحمہ اللہ) نے پوچھا اباجان! ایک روٹی کے بدلے میں بیچنے کی بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکن ایک

روٹی سے کم کے بدلے میں کیسے بیچے گا؟ فرمایا: بیٹے! وہ ایک روٹی کی اُمید پہ تمہارا سودا کر دے گا اور

تمہیں بھاؤ کا پتہ بھی نہیں چلنے دے گا یعنی فاسق و فاجر (گناہ گار) بندہ کا کیا اعتبار ہے جس نے

اپنے خالق کے ساتھ وفاداری نہیں کی تو وہ بندوں کے ساتھ کیسے وفادار ہو سکتا ہے۔

④..... بے وقوف سے دوستی نہ کرنا۔ میں نے پوچھا کس لیے؟ فرمایا اس لیے کہ وہ تمہیں نفع پہنچانا

چاہے گا اور تمہیں نقصان پہنچا دے گا۔ مشہور ضرب المثل ہے کہ ”بے وقوف کی دوستی سے عقل مند

کی دشمنی بہتر ہے۔“ ⑤..... میں نے پوچھا پانچواں کون ہے؟

فرمایا: قطع رحمی (رشتے ناٹے توڑنے والا)

بے وفا انسان کے ساتھ دوستی نہ کرنا کہ بے وفا

بالآخر بے وفا ہوتا ہے۔

(بحوالہ خواتین کے لیے تربیتی بیان)



- حدیث** قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلِمُ تَسْلَمُ - [بخاری، کتاب تفسیر القرآن حدیث: 4188]
- ترجمہ** اسلام لاؤ (جہنم سے) بچ جاؤ گے۔
- حدیث** اِسْمَحْ يُسْمَحْ لَكَ [مسند احمد، باب مسند بنی ہاشم 154/5، حدیث: 2122]
- ترجمہ** درگزر کرو درگزر کیے جاؤ گے۔
- حدیث** اِسْمَاعُ الْأَصَمِ صَدَقَةٌ - [کنز العمال، الفصل الثالث فی انواع الصدقة، 410/6 حدیث: 16303]
- ترجمہ** اونچا سننے والے کو سنا نا صدقہ ہے۔
- حدیث** مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ - [بخاری، کتاب الرقاق حدیث: 6021]
- ترجمہ** جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی میں اس کے ساتھ اعلان جنگ کرتا ہوں۔
- حدیث** مَنْ أَحَبَّ قَوْمًا عَلَى أَعْمَالِهِمْ حُشِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي زُمْرَتِهِمْ [رواہ الخطیب فی تاریخہ 196/5]
- ترجمہ** جس شخص نے کسی قوم سے ان کے اعمال کی وجہ سے محبت کی تو اس کا حشر قیامت کے دن اُن کے زمرہ میں کیا جائے گا۔



اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

”اے اللہ! میں آپ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں دُنیا و آخرت میں“۔

[سنن ابن ماجہ، کتاب المناسک، حدیث: 2948]



**معذرات
و تصحیح**

شمارہ نمبر 76 کے صفحہ نمبر 19 پر دوسرے کالم میں ”راہِ حق“ کتاب پر تبصرہ کیا گیا تھا، اس کتاب کے ناشر میں ”ملتان“

مہر کی کم از کم مقدار 10 درہم ہے۔ کے بجائے ”لاہور“ لکھا گیا تھا، درست جو آج کل اندازاً 1500 روپے بنتی ہے۔ ”ملتان“ ہے، تصحیح کر لی جائے۔

52 1/2 تولہ چاندی کی قیمت آج کل اندازاً 29000 روپے بنتی ہے۔



الحمد للہ مسجد کی بالائی منزل کی
تعمیر کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

جامعہ کے شب و روز

﴿... الحمد للہ ۲۲ صفر ۱۴۳۱ھ بمطابق 7 فروری 2010ء بروز اتوار بعد از نماز عصر جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور میں (بلسلسلہ ماہانہ بیان) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد قاسم صاحب دامت برکاتہم کا اصلاحی بیان ہوا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ... ”ہر ایک کا احترام بہت ضروری ہے تکلیف کسی کو نہ دیں اگر تکلیف یا مصیبت آجائے تو صبر سے کام لینا چاہئے۔ دُنیا میں ہم آئے ہی تکلیف کے لیے ہیں لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بہت راحت و سکون بھی ملتا ہے اس لیے تکلیف یا مصیبت آنے پر پریشان نہ ہونا چاہیے، صبر سے کام لینا چاہیے۔ یہاں ہر طرح کی راحت مسلمان کو کیسے مل سکتی ہے؟ جنت میں ہر طرح کی راحت ہوگی۔ کچھ لوگ جنت میں ہی پیدا کئے جائیں گے مگر ان سے زیادہ جنت کی قدر ان لوگوں کو ہوگی جو دُنیا کی تھکاوٹ، اعمال کی پابندی کر کے گئے ہوں گے۔“



مسجد کے شمالی، جنوبی، مشرقی برآمدوں کے اوپر تعمیر ہونا باقی ہے، اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر جس کا آغاز الحمد للہ کر دیا گیا ہے۔
فادین کرام سے مدرسہ کی تعلیمی و تعمیری ضروریات کے بآسانی پورا ہونے کے لیے خصوصی دُعاؤں کی درخواست ہے۔

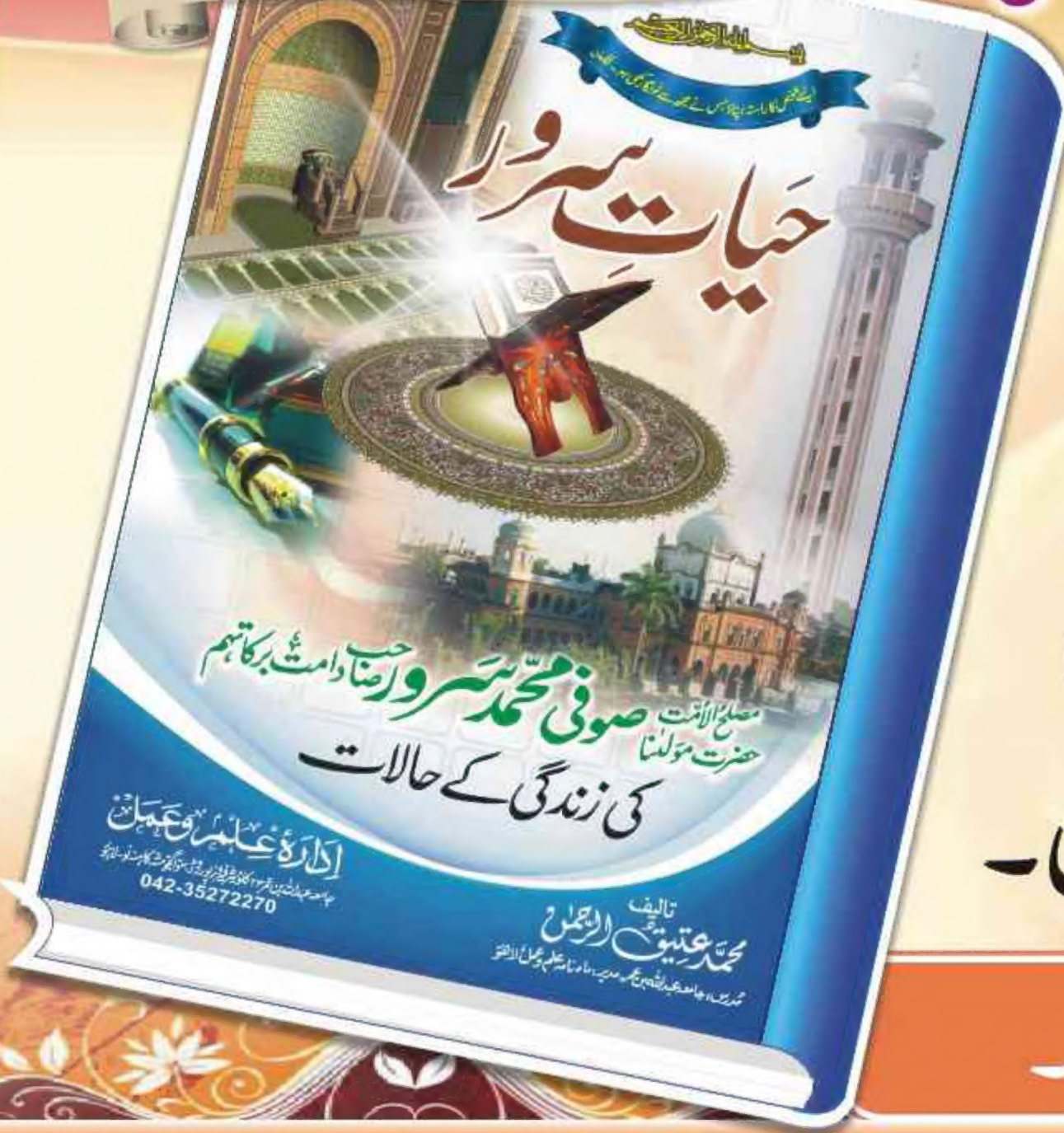
جامعہ کے سہ ماہی امتحان میں درجہ گت میں اول، دوم، سوم لگنے والے

طلباء کے نام جنہوں نے مدرسہ سے انعام حاصل کیا درج ذیل ہیں:

درجہ اولی:	اول منہاج الدین	دوم محمد ارشاد	سوم نذر الاسلام
درجہ ثانیہ:	اول ڈاکٹر امجد علی و ظفر اقبال	دوم محمد شرافت	سوم محمد حنیف
درجہ ثالثہ:	اول محمد بلال	دوم محمد وقاص محمود	سوم محمد شاہد اقبال
درجہ رابعہ:	اول نزاکت رفیق	دوم احسان الحق	سوم بابر حنیف
درجہ خامسہ:	اول محمد افضل	دوم محمد شاہد	سوم انیس الرحمن
درجہ سادسہ:	اول قاسم علی	دوم مطیع اللہ	سوم عثمان رمضان

دوسرا ایڈیشن

حیاتِ سرور کا



اِنْ شَاءَ اللّٰہ منظرِ عالم پر آرہا ہے
جس میں چند کمپوزنگ وغیرہ کی
غلطیاں بھی درست کر دی گئی ہیں۔

قیمت:- 200/- علاوہ ڈاک خرچ کے۔

اپنے ایمان، جان، مال، اہل و عیال و حوادث سے حفاظت کے لئے

دُعائے انس

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَ دِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ
عَلٰی اَهْلِیْ وَ مَالِیْ وَ وَلَدِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مَا اَعْطَانِی اللّٰہُ اللّٰہُ رَبِّیْ
لَا اُشْرِکُ بِہِ شَیْئًا اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ اَعَزُّ وَ اَجَلُّ وَ اَعْظَمُ
مِمَّا اَخَافُ وَ اَحْذَرُ عَزَّ جَارُکَ وَ جَلَّ ثَنَاءُکَ وَ لَا اِلٰہَ غِیْرُکَ۔ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ مَّرِیْدٍ وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِی اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَ ہُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِیْمِ۔ اِنْ وَّلِیَّ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَ ہُوَ یَتَوَلّٰی الصّٰلِحِیْنَ۔ [جمع الجوامع، کنز العمال]

یہ اوقات کار سال بھر کے لئے ہیں
رسالہ سے متعلقہ کوئی بات ان نمبروں پر صبح 8:00 بجے سے

1:00 بجے تک پھر دوپہر 2:15 سے 5:00 بجے تک ہی کیجئے۔
راہِ کرم

فون 042-35272270
فون 042-36108184
موبائل 0321-8898258

23- کلومیٹر فیروز پور روڈ سوا گجومتہ
نزد کاہنہ نو - لاہور (پوسٹ کوڈ 53100)

جامعہ اسلامیہ اسلامیہ

www.ibin-e-umar.edu.pk

انٹرنیٹ پر "عاجل" کا مطالعہ کرنے کے لئے

Email: aibneumar@yahoo.com